

۱۹۰۳ء

# بستان وارث الانبياء

۱۳۲۱ھ

از تصنیف لطیف حقیقت آگا  
جناب حضرت بیدمر شاه صاحب فارسی  
المحبوبی قلندری ائمہ زاد اللہ عن فانہ

اللهم إنا نسألك عَمَلَ الصَّحَّ لِعَمَلِ  
الْمُكْرَهِ فَلَا تُنْهِنَا عَنِ الْمُكْرَهِ

أَرْسَلْتَكَ بِرِيحِ الْمُسْتَقْدِمِ بِكِبْرٍ وَسُخْنَتِ الْمُرْسَلِ

أَرْسَلْتَنَا مُدِينَ حَقِيقَةً أَكَاهِنَا بِحَسْنَي شَاهِدَنَا هُنَّ الْمُبَرِّأُونَ نَاهِيُّنَا وَصَدِيقَنَا

عَذَابَكَ - وَوَوْدَكَ سَارِكَ دَارِكَ

General  
red

Tip Register

حضرت سید عبد السلام  
 عرف میں بالکا رحمت  
 اللہ علی کی جانب سے  
 کتب و ارشاد کی وجہ  
 پسروں کاوش کی گئی جو  
 کہ ایک سنبھال بوس  
 گردست ہے اپنے وقت کی  
 کامل ترین عالم ما اعلیٰ  
 ولی خیر جو داخل  
 سلطان حضرت عبداللہ  
 شاہ شبیخ رحمت اللہ  
 علیہ ہے ہیں لکھ اسرار  
 صدر کرامجھ میں ان کا  
 سلسلہ

بہ کام وارت پاک علام  
 نواز عظیم اللہ ذکرہ کیے  
 حکم بر کتاب کتابیں کام کو  
 کوئی وارث اپس جانب  
 سنبھال گر کیے تو ہیں  
 حکم مرشد کا ارتکاب نہ  
 کرے اگر کوئی بعض  
 شخص ہے کہیے کہیے اس  
 نے ہیں دی ایک بیان نہ  
 مل لیجیے تاکہ بہ  
 جھوت ہول ہے علام کا  
 کام علام کرنا ہے بعض  
 مرشد کیے حکم کی  
 تعصیل کرنا ہے ناکہ  
 معرب اور وہ ولیں وصول  
 کرنا

برائی مہربانی سب  
 داریوں بر حکم مرشد کی  
 ادائی لازم ہے جھوت  
 بولیے اور وہ ولیں سے بر  
 سز کریں شکریہ



برائی مہربانی سب  
داریوں بر حکم مرشد کی  
ادائی لازم ہے جھوت  
بولیے اور وہ ولیں سے بر  
سز کریں شکریہ



# هو الوارث العلوي الريان

الله

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جزء العجم

لکا ذکر تو گویم کہ تو پاکی و خدمائی تو چیزی تولدی تو سیئی تو بیسری تو علیکی تو چیزی تو بیسری تو بیسری احمدیس کتیں صدیں کتفصل لب و غان منای ہے تو حید تو کوبند	لکا ذکر تو گویم کہ تو پاکی و خدمائی تو چیزی تولدی تو سیئی تو بیسری تو علیکی تو چیزی تو بیسری تو بیسری لمن اللک تو گوئی تو سڑدار خدا لی کمرا آتش در زخ پیش نزد عالم
---	--

الحا صدیقا والوریت تیری جی ڈاکتیجع صفات کو زرادہ ہے محمد پاں  
بیقياس سمجھی کھنڈاں ہے کہ بیان دغوری کی قیام کے موندان تھی کو زیستی کے صفات ہی  
تیری هر بیت فضان خرک بے بر اشان جلالت تیری صدر کے زوال سے عرا  
ذان ہے لکھنے کے بند کنیت عقل جہان پر پنے سے علیہ بیان فضیل  
کھنڈاں کے خروج اہا ک درکتہ ذاتیں سدی خلکتی بخوب صفا بہترین لکھ  
کھنڈاں ہوتے زمانے سے وحدت تیری ہی بے نیازی نے آنکھوں ازال کے

عشق و محبت کی آگ سے بچ رکایا۔ اور دلماںے عشق کو گلخن بنایا جو تم سارے حقیقت  
کے حرم میں حیرت کی دور باش عشق کو تاہ امیش کو نہاد ساختا نے کیا۔ لطف عجز و ناتوانی  
کی قید لگائی۔ بعد تجھیں حسن جس کی دست پر از سی کیلے سخرا و غلامی کامنگ کیا۔  
نگین میں جایا۔ فاست کو فتنہ پر از سی سے معمور کے قیامت کا خفث کیا۔  
بل کی بر بادی کیلے گل کو زنگ بوجھاڑایا۔ قمری کو سرو کی آزادی کا سوداںی بنانکر  
طوق پنایا۔ لیل کو قیس فضیلت دیکر جو بہت کامنظر تباہی۔ قیس جان باختہ کے  
او سکھے دام الفت میں بنسا کر دشت کر بست میں عجز پڑھ کایا۔ حقیقت یہ ہے  
گل ہو یا خسح لیلی ہو یا عذر انکی طرف دلبری دل رمالی کی نسبت محض تجھے  
اس پر دے سے میں پر وہ دار تو ہے۔ یہ سارے کیلے تیرے ہیں۔ مذکور شمع کا  
جمل پرانے کے لئے آفت جان ہے۔ توہ پر شمع کے سوز غم میں گران ہے  
بل گر بواے گل میں گرفقاں ہے تو گل کی آرزو میں چاک گر جان ہے  
فی الحقیقت سب تیرے ہی کارخانے ہیں۔ گل ہو یا بل شمع ہو یا پرانے  
سب بہانے ہیں۔ ایک لفظ کن کہ کر تماشا دکایا کہ تمام عالم کیا انبیاء مسلمین  
کیا تاکہ مفریں کی آسمان و زمین بلکہ تجدیدہ بزرگ عالم کو صفر ستری پر مرتب فراز کر  
باعث تحریک ہے بل عالم حضور عالم پیاہ شہنشاہ گروہن یا رہبیہ کی طبقہ  
ویکملہ نہ آریہ مارسناک الارجعۃ اللعالمیین۔ رہگراۓ راه  
 سبحان الذی اسکر۔ قدم فرسائے جائے زمیاد دنے اقتصر رجہیں

مقام فوکلاریم فکان قاب تو سین او اونے سا سارنداں رہو ز عظام با مردم فاوچی  
 لے عبیدہ ما الگی مصہد فران الم شرح کک صدر ک - صحیح دوجان و فعالک  
 ذکر باعث دوسرالواک سلا شیخی روز جزا ولسوت لعیدیک ربک فخر خشے  
 کو ہرن دستان وال بختم اذ ہوئے - باوئے گران، افضل صاحبک داغوئے -  
 دو نو سیستان قدیم سراج ایمان - افتخار کھیلم شیر و غیرا شب زندہ قار قم  
 ال لیل ال اظفیلا - روز دیخت گذا و قتل القرآن قریلا - رکو شرق جیمن وال تار  
 اذ اسکلے - صاحب زلف شکیم وال لیل افا لیغشے - قابل تعظیم صلو علی  
 و سلیم اسلیما - قلیح عظیم انا فتخاک فتخا مبینا خداں ٹو وا شرس و مخما -  
 عبتن گیسو ال لیل ال ایشما - رسول متند و کفے بال شید افال ارباب  
 و منصرک العذر اعزیما میصفت عداوان قآن الغر کان مشودا - سیپا بر لہ  
 ان سیٹک کک مقاما معمودا - کریم الطبع بال مونین روت الرحم - صاحب دو سع  
 و ایک لعلی خلی عظیم - صاحب انجما زا قربت ساسا ساعتہ و انشق القر منج راز انا  
 اعطینک الکثر - معاون ابرار فصل ربک دانحرست اصل کفاران شانک  
 ہو ال ابرار باعث ایکا دار ضرور سما - زینت و شریعت - تامل و بیان اصلعن -  
 شریعت - ناصہ اعلام دلاد دید عزیز بھر سخا - گوہر پیغمبر پائے  
 عطا - پیغمبرین صفائیا - کک چڑھ اعشا - مر قال تعالیٰ حجیج انبیاء دن دا لہب معلج  
 دا حصلی کھیلوا وجہب کرو گمار - رسول پروردگار - صادق العقول النبی الابعدی

در جهان - پیغمبر مصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام - سید و رکعتات - افتخار و حجودات - فخر و رضا  
 خاتم نبیوں کی خاتمیت - عین عبادت - معلق القلب - اعلیٰ حب - ولائب -  
 محبوب خدا - ساکن شرب و بطعمی - مکرم ارشاد میمعظماً - مودا صدراً - مجید صفاً -  
 احمد مجتبی محترم مصطفیٰ حصل العدلیہ والادا صحابہ وسلم کو قرار دیگر منظہر انہم و کامل  
 تکمیلیاً - اور اونکے دیجود بایحود میں جلوہ شود فراکرپا منتظر تقدیر نہیا - تبریزی شان  
 تبریزی خوب جانے - انسان خیمنا البیان کی کیا اصل جو تبریزی حدوشنا  
 میں لب بلائے یا تبریزے احسان بیکاران کو احاطہ تھیں میں اسکے عقل  
 و فکر کی کیا مجال کے تبریزے راز سرپرست کو ایک ذرا سمجھتا ہے - جو سمجھے ہو غلط -  
 جو کئے سو خیط رہا عقی

لے بر راز خیال قیاسیں گان و وہم	وزہر چ چ گفت اندر شنید یہ ز خواند ایم
دنتر نام کشت بیان رسید عمر	ما ترچنان دواں و داں و صفت تو مذہہ ایم
ان نلت یا ریح الصبا و ما الی فرا الحجا . بلغ سلامی و ضریفہا اللہ تعالیٰ الحرام	

لمولفہ	روشنہ حضرت میر بولی پاگر - گندے ای راگر
کیوس زان لیمیں کنایہ ایم - ای ش خلاد ایم	ای چو پر کاری بھی سے مکاری دیڑ - روز بیٹہ شاہ محمد

اللہ حصل علی چھوڑ عالیں جمیں بالا کو مسلم -  
 حمد و نعم و منقبت الہمیت کرام و مصحاب سعی طلاقم

مقطوم

کہوں میں ہے کیا بساطِ میری  
ناہ مون سے کام لینے والا  
وارث ہے تمامِ جزوں کا  
حاج میں اور تو شفیا  
فسدی ترے غم میں خانہ برپا و  
ہے تیری ہی تھے خوانِ پیش میں  
وال کے جگر پڑائغ کاری  
ہر گل ہے کتابِ حمدِ باری  
روح دل و جہانِ داع خوبی  
لا حصی ہے قولِ مصطفیٰ کا  
اور زینتِ بزم قابِ قوسین  
سر تاجِ تمامِ اولیا کا  
بُو کبر و عسرِ غنی و حسد  
ہے دونوں جہاں ہن دو ہم لوگ  
ہیں اور کتنے ہیں اور طریقت  
و دُنورِ بیگاہِ مصطفیٰ ہیں

اے خالونا پاکِ حدیثِ می  
تو گرتوں کا تمہارم لینے والا  
مالک ہے تو باغِ درگ و گل کا  
میں فردہ تو صافعِ مہ و ماہ  
پابند ہے تبراسہ و آزادہ  
سوسن بھی بجسہ ذرا بانِ حین میں  
زگر کو ہے نبہری اشتہاری  
ہر چھپ ہے محبہانِ نشاری  
بہبہ ہے تیرا باغِ خوبی  
ہپر کون ہو مدعا غنا کا  
ہے مالک کائناتِ کوئین  
سنداد ہے جلانا بیسا کا  
اصحابِ ہیں او کے چارہ ختر  
تعزیتِ لیلیتِ الفوجِ مرادون کی  
کظرِ حجَّ اولن سے ہو محبت  
جو فاطمہ سیدا شناس عین

دو ہوں ہیں بیغ نبی کے کیا وصف لگئے گا ملکا بیدم	حسنین ہیں جان و دل نبی کے د اصف سے خوداون کا رب اکرم
--	---

ہوں لاکھوں سلام رب ارباب براہمداد طبیعت و صحاب	
---	--

الصلوة علی النبی و السلام علی الرسول النبی الاطمی و المحمد رب  
صاحب ثیرۃ الطیا پ درود اوسلام نبیت عرش علی پ درود اوسلام  
الله مصل علی سیدنا و مولانا محمد و علی الیحدی حسن و حمد لله

## فضائل محفل میلاد

اے رہ نور و ان مذاہل عشق محمدی لے والبتگان مسلم گیوے نبی  
اس محفل القدس من تمیں شرک ہونے سے پہلے اس سوچی گاہ ہو زادجاہی  
کہ یہ د محفل مقدس بنے کہ جماں فرشتے جو مقرب بارگاہ روزانی ہیں سکرت  
ہو کر پاس باتی کی خدمت پر معین ہوتے ہیں۔ العلامہ محدث مغل پاگے  
کہ جسمیں رحمت کر ڈگار بآہزاد خیر درکت نورانی گھٹاؤں سے جملہ حاضرین  
بزم پرینہ کل طبع برجستی ہے بعد اذن تزلیل الرحمۃ عنینکو بیوی مع الموقف

محفل ہے جسمیں نور کی بیانات ہوں ہے نبات قند سے میٹھی بیان سرپیٹ ہوں ہے	گھٹاؤں گھٹاؤں تسلیل کی جائیں آئیں ہر سوے ذکر محفل میلاد محبوب الہی ہے
---	--

اور یہ سارے سماں جن مکار کے واسطے ہیا ہوتے ہیں۔ وہ سلطان  
دارین رسول اللہ علیہ السلام داعیٰ الشفیع والمعزیز مسٹر اے عرش ہیں  
تا جدار لے سعی الحنفی حضرت محبیتؑ میر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی  
اپنے قدم خیر مرقدم سے اس محفل کو سراواز فرمادیا ذکر پاگ سنتے ہیں

اگر ہم شب ناگہ من آں سلطان خواہنا	سر پاگے وے آمد فدا سازمہ ان جاہنا
-----------------------------------	-----------------------------------

تو پھر جہاں محبوب وہاں محب جہاں مظلوب وہاں طالب جہاں گھل وہاں میل  
جہاں سر وہاں قمری کا ہونا بھی ضرور ہے چونکہ آپ محبوب رب العالمین  
خشتاہ انبیاء سے مسلیم ہیں۔ خود دولت کا رونق افرید ہونا بھی اسی سے  
نیابت ہے یعنی وہ پردہ کشیں کہ جیکی ایک جملک دیکھنے کو ہوئی علی الامام  
سے کیلئے اپنی ایک عرب ارلن لکھ گئی اوس پر ہی ان تزالی نسخے میں  
آل۔ پس پردہ اپنے چبارے کے ذکر خیر ہیں جلوہ فرمادیا ہو کر۔ نعمہ دروغنا  
ذکر بلندگر ہا ہے۔ تو پھر فڑائے کہ اس بزم پاگ کے لوز علی لوز ہونے  
میں کون شاٹکے، والد کوئی شک نہیں۔ خوشان غصیب حاضر میں بزم مقدس  
کے کہ جو اسیں حاضر ہو کر سعادت دارین حاصل کرتے ہیں۔ اور دیے ہوئے  
ہو سنگے کے لامبے لامبے عظیم الہدایت کبریٰ سے محروم ہیں إِنَّمَا ذَلِكُ اللَّهُ

### غزل موافق

بیاری تشریف فرماسیا بارہ ہے ہیں	اوشنیں بڑا ہو جو حاضر وہ بارہ ہے ہیں
---------------------------------	--------------------------------------

وہی انکو نہیں اپنی لئے اوارہتے ہیں تماری زگیں انکو نکھل جاؤ رہتے ہیں میں عبّتی سے رات ان مرثا رہتے ہیں	ذمکے تاب جنکے دیکھنے کی بوجو پوسی ہمین سے فخر عیسیٰ اور کوئی عاقد کرے ہو جو حال میخواری کمپے ہے حضرت عالم
--	---

ڈرے حاسد سے کون بیدھم کا وسکر جیجہ ہے شال ابر حست حیند کرا رہتے ہیں
--

حضرت اکثر خوش تصیبوں نے اس محل پاک کے تصدق میں اعلیٰ نعمت و ثواب  
دارین حاصل کئے ہیں چنانچہ مکمل اور میغ مشورہ میں عالم طور پر ستور ہے کہ  
ہر تقریب کرنے سے پہلے اس محل کا گناہ مقدم سمجھتے ہیں۔ اور موہان شاہ  
دل العمدہ شدلوی رکنہ العبدیہ نے یہی اپنے رسالہ فیوض الحرمین اسکے ذکر  
باتیات مسلم کیا ہے۔ اور اس طرح اور اور پیشوائیں نے ہمیں بہت سے باتیں  
اور کتابیں اسکی فضیلت میں تحریر کی ہیں یہاں بزم خیر ہے کہ جواز زمانہ دلادوت  
با سعادت حضرت خاتم رسالت آجٹک علماء کرام و صوفیائے عظام نے  
ہر مقام روکی اور اپنی سعادت سمجھی اور ٹرے ٹرے مراتب پائی۔ اور اپنکے  
پار ہے ہمیں اور انشا دل العمدہ پاٹے رہنگے غزل مولف

سر پاہ کلایا صحیح گھنٹے گھنٹے وہ درے چڑے لباں باز نہ نے اے حل علی عشق رسول دوسرا نے	رتیہ یہ رہا ہے ترس چوکٹ کو خدا نے جان بخوبی چل جائیں عیسیٰ کی صدائے وحدت کائنات عالم کشت میں دکھایا
---	---

روشن کیا عالم رے نظر گئی پانے اس بھر کرم آئے مجھے پار لگانے بیشتر بنایا ہے جو دکون دنے	کس طرح یعنی مجھ کروں خاصہ داور کشی میری گھا بی بیت ہیں بھپی کا لواک لاغان نوک فرج اونکی
	پیدا مرکی تناک دل ہے کہ دم زرع آئین وہ بھرپور دیوار بیانے

رواہ است میں کہ عزت پیران پیر و شفیع خدا کشی دل  
شکستگان نور چشم راحت جان سراج مسلمان محبوب سچالی مظلوم  
ربانی غوث القلیر حضرت شیخ الشافعیہ نا شاہ محبی الدین عبدالقادر جيلانی  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ جو سر را پا عشق رسول اللہ بنگر فنا فی الذات رسول اللہ  
نتھے اس محفل میلا دلکھال فطرت بیت سے منعقد فرمائے تھے۔ اور  
دو انزوہ بھر ماہ ربیع الاول شریعت پڑے دھرم دام سے باہتمام تمام کیا کرتے  
تھے۔ ناگاہ بارگاہ محبوب الرز سے یہ مژده فرمات افزا عالم عالمیں سخت  
کر اے فرزند حسن مجتبی داے ولیت دلیل فرمائے۔ جو کہ ہماری دو اونچی  
شہر ربیع الاول اور ذکر میلا دل کا اصدقہ خوال ہے تو ہم بھی تھیں اسکے  
حصے میں ہماز و حرم ربیع الاول فیعنی گیا دھوین عطا فرمائے ہیں چیزیں  
لہذا بے لہماں لہما ایذا مشرق تاعزب شریعت چھتیں جاری رہیں  
اے حضور ہم مقدس جا سخور ہے کہ کیسے کیسے افغانستان

حضرت عویث آب کواس سرکار عالم پناہ شہنشاہ ہے لے پڑا اسے  
اسی محفل کی بیکت سے ہاتھ آئے۔ کہ زبان انسان ضمیرت اپیان

### جسکے بیان سے قاصر ہے شعر

اوْنَكِ الطَّافَ تَوْمِينَ عَامَ شَيْدِيْ سَبِيلَ	بَعْدَهُ كَيْضَهُ بَعْدَنَ كَرْوَاهَتِيْ قَابِلَ بَهْوَنَا
---	--

ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُوَيْتِهِ مَنْ يُشَاءُ وَاللَّهُ ذَوُ الْفَضْلِ الْعَظِيمُ  
رواہ است حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب مسیح موعود  
شیخ معظم نے اپنے قدومیت ازوم سے بوستان عالم کو سفرزاد  
شاواب فرمایا۔ سروش غب نے از شرق تا غرب و از جنوب تا شمال  
آوازہ مبارکباد میلا و محبوب رب العالمین کیا۔ ثم حبیب کی کہیرتے  
جا کر الولیست کو آپ کے مولود مسعود و محمود کا مرشدہ پہنچایا۔ ابوالصب نے  
پیاعث انساط میلا و شرافت کے اوسکا آواز دیکیا۔ حبیب اس دارفنا سے  
راہی ملک عدم ہوا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ایک خپا ابوالصب  
کو عالم خواب دیکھا اور حال پوچھا اوس نے جواب دیا کہ حبیب روزے سے  
اس عالم فانی سے سوئے دارالبنا کیا ہوں۔ لہٰذا موعذاب میں مبتدا ہوں  
الاگر روزہ و شہنشاہ بخوشی میلا و شرافت عذاب سے سخالت پا نہ ہوں۔  
اے مشید ان بیوی مخدوم صلی اللہ علیہ وسلم شمار ہو جانے کا مقام ہے کہ ابوالصب  
کا از جملی قدرت قرآن مجید و فرقان مجید سے کا حقہ اپنے ہے۔ شادی

میلا دشربت کا ذرہ تخفیف عذاب پاوے اور خصوصاً یومِ دُشنبہ کے  
 سور درجت الہی اور مقدار اگر امت نامتناہی ہو تو خٹا حال اون بندگان  
 با سوز و گداز کا کمر جو مل دچان اوس شمع نبوت پر مشہد و ائمہ فدا ہیں اگر بردن  
 حشر نار جہنم سے رستگار ہوں تو یہاں بعید ہے ۵

دُسْتَانِ رَاكِبِ الْحَنْيَةِ ۲۴	تُوكِ باشناں لفڑداری
----------------------------------	----------------------

رسالہ مُنتظم میں علامہ تعریل سے فرموم ہے کہ شہر مصر میں یعنی عجمان  
تھمال اس محفل تکر کا منگرتا اور اس کے لبلان میں جیدستہدا اور آمادہ  
راہ کرتا تھا۔ ایک روز وہ اپراؤ بکر براہ دینی اور سکا عالم خواب میں بزیارت  
حضرت سور کائنات میخوت ہوئے۔ لہر دست سارک آنحضرت حملہ  
علیہ دسلیم میں چوب رنگل دیکھی۔ یعنی حجاج کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ میں  
جنے اس چوب سے مار دیگا۔ اسے دست بست عرض کیا کہ یا حضرت  
اسکا سبب کیا ہے ارشاد فرمایا کہ خبردار ہگز ہگز اب لبلان جاری ملرس کا  
منگرتا۔ ہاوی الکتاب ہے کہ تابیعت یعنی حجاج میخول پاک تاجدار بولاک  
بڑی دہم دہم سے کر تکڑا۔ سبحان اللہ جسکے لبلان کے سب سے  
یعنی حجاج پر اس قدر عتاب فرمایا گیا تو اس کا انگرناخیال فرمائیے کہ کقدر نازیبا  
بیوگا: اللہم مُخْفِظِنَّا ۵

بے ادبِ محروم گفت انتصافِ	از خدا خواهی سے نہ فرق ادب
---------------------------	----------------------------

# عنوانِ رسول

حَبَّ وَلَعْتُ شَرِّ دِينِ کا جے اناہیں وَسَلَامٌ نَّمِینَ مَوْتَنِ نَمِینَ دِینِ ازْمِینَ	بَانِیٰ تَسَادُّ وَعَالَمٍ مِّنْ طَرَحِ ازْمِینَ دَوْسَرَا اور خدا کا کوئی دلدار نہیں جَكِّ قَسْتِیِنْ بُوا سَایِ دِیو ازْمِینَ ہے بھی یا اسکا مرے خضر کیہنے نہیں
---	--

بَعْدِ دِنِ ایٰ تو بِسِیدِ حَسَمْ کِی کُلُّی هِنْ آنکھیں کُون کِتا ہے اے حَسَرِ دِیو ازْمِینَ	
--	--

اَنْ نَلْتَ يَا رَبِّ الْجَمَادِ اِلَى الْخَلْجَةِ بَلْ صَلَاهِي مِنْ صَدِيقِهَا الْبَنْيَ الْمُحَرَّم	
---	--

## مولف

سَلامٌ اَوْبِرْ کِرْ جَوْ بَغْرِبِ دِنْکِے جَشِوا گَزْرَے تَوْ پَلْے آسْتَانِ چَوْمَ کِرَانْ ٹَمَارَعْمَ کِرَنَا	اَنْهِیْنِ مُجَارِکِ جَوْ سَکَارَ مُجَوْبَتِ اَنْذَرَے حَدِیْنِ کِ طَرفِ ہَرْ کِرَکِرَ بَادِصَبَا گَزْرَے
---	--

**اللَّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعلَّا لَهُ بَعْدَهُ حَمْدٌ وَحَمَالَهُ**

## فضائل درود شریعت

مُؤْمِنِینَ بَانکِیْنَ اللَّٰهُ جَلَّ شَانَهُ کَ ان لَمْ کَرِمْ وَاحْسَانْ بَکِرِانْ بِرْزَرَا دِلْ وَجَانَ سَے خَارِجَوْ جَانَ کَامْقَامَ ہَے کِرْ قَدَرِ اوْلَکَوْ تَهَارَعَنْ بِنْ فَرَسَمِیٰ حَنْظَرَ بَنْکِرَ کَسْ پَرْوَے مِنْ بَهْرَانِیِ رَحْمَتْ نَازِلَ کِرتَا ہَے کِبِنْ کِنْ عَقْوتَنْ
--

کے ساتھ شانِ جلالت و فضیلت اپنے پیارے جو بیت کی خلاہ برکت کے خطاب فرماتا ہے کہ ان العروض الامانیۃ يصلوں علی النبی یا نبی المذی آمنو  
صلو علیہ وسلم لیہما یعنی اے ایمان والوں اے خمائنہ محمدی کے سوال  
العمر و راہ کے فرشتے اپنے بھی حضرت محمد رسول اللہ درود وسلام  
یہ بھتے ہیں تو نکوہی چاہیے کہ تم ہی اپنے مددرا اپنے مرکار اپنے دام  
اپنے وارث اپنے آتا اپنے مولا حضرت احمد بن حنبل محدث شفیع روز بجزا  
صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نامہ مدد و دعویجہو۔

**اللهم صل علی محمد و علی آل محمد و علی جمیل الجود و الکرم و صاحبہ دلم**

### ابیات

زین تخفہ بگن خاد رسول علی را	یقیس رت در دارواں و جان روح بھی را
این نازہ نمال حمین ملے بھی را	فرمود خدا زیب گھستاں دو خالم
دیگر نہ چند جامست را ب عینی را	ہر کس کہ نہ سوت یہی صاند ز دش
اے ابر کرم چارہ بکن شنہ بھی را	جا ہم دندا و تشنگی شوق نَحْرَت

ہمیشہ سے دستور ہے کہ جب کسی شہنشاہ اعظم کو اپنے ذریبا تو قیر  
کی وقت اور غلط از راہ کنال رفت و حوت کے اپنی رخایا اہم نیز  
اڑاکین دو لٹ نئے کرنا منکور ہوتی ہے تو یہ ندوادیکی تعظیم کرتا ہے  
اپر تبلہ اڑاکین پوتھا ٹین سلسلت کی جانب اسکی بحریک کرتا ہے۔ اوسکے بعد

کل رعایا کو حکم دیتا ہے کہ ہم اور چار سے سارے مقرب فلان وزیر خوش تدبیر ک تعظیم کرتے ہیں لہذا تمہی ادھری تعظیم فرض منصبی جا پوئے کہ یہ جو بہاری کمال خوش نووی اور سبب تماری نہایت فلاح و پیوی کا ہے۔

امسٹرلینج اس آئندہ پاک میں ہی اسر جل جلالہ و حم نوال نے اپنے پیارے صبیب حضور مصطفیٰ عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم ک اول اخوند تعظیم فرمائی اور ہیر فرستون سے سکریٹری کرالی ہیڑا پنے ایمان والوں سے ایسا کیا کہ تمہی درود اور سلام بیجو الحمد للہ علی احنا نہ۔

دارقطنی نے افاط میں اور ابن بخاری نے اپنی تاریخ میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے خدمت دیا برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر سلام کیا آئنے چواہ سلام نہایت سرگز و ریا پر کمال شفقت اپنے پاؤ میں بیٹھنے کو ارتاد فرمایا۔

جب وہ اپنا دعاء عرض کر کے اٹھ گیا تو حضور نے فرمایا کہ اے ابو بکر بعد ایشی اس نیک بنت کی نیکیاں تمام عالم کی نیکیوں کے یا بہرہ وہ آسمان بیجا تی ہیں۔ اور یہ شخص تمہارا بکل اہل عالم کے اجر و ثواب پاتا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سبب احکما و روایات کیا کہ یا مولا ابو بکر کی جانب آپ پر قربان اسکا باعث ارشاد فرمایا جائے کہ مرن ہی اس نعمت کی عطا دی دولت کبھی سے رشت ہوں ارشاد عالی ہر را کہ احسے اے ابو بکر صدیق

شُعْصُصْ حَمَر روزِ صَمْحَج وَسْ بَار اسْ دَر دَر شَاهِيتْ كُو ڈُر پُر تَهَا بَے۔ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى  
مُحَمَّدٍ وَآلِ النَّبِيِّ وَعَلَّمْ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ مِنْ خَلْقِكَ وَحَمِّلْ عَلَيْهِ  
مُحَمَّدَاتِ الْبَيْتِ مَا يَنْبَغِي لَنَا إِنْ نَصَّلِ عَلَيْهِ وَصَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ أَنْ  
كَمَا أَخَرَ تَنَاهَى نَصَّلِ عَلَيْهِ إِنَّ الْمَوْلَانَ لَمَنْ يَصْلَوْنَ عَلَى الْبَيْتِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ  
امْتَوا حَصْلَوْ عَلَيْهِ وَسَلَوْتَ سَلِيمَا -

اور یہی روایت ہے کہ پوچھی تفسیر اس آئے پاک کی اصحاب نے۔  
حضرت ارشاد فرمایا کہ بالشہد اللہ تعالیٰ نے دو فرشتے مقرر کے ہیں  
پس جو شخص سر اذکر شکر درود پڑتا ہے تو وہ فرشتے کتے ہیں عَفْرَانَ اللَّهُ  
ملاتِ الْعِنْ بَنْتَ السَّبَکِ اور حجور و دو نہیں پڑتا ہے تو وہ فرشتے کتے ہیں  
کَعْفُرًا لِلَّهِ لِلَّهِ (یعنی نہ بنخشنے السبکو) معاذ السرمنہا عَزَّلِ مُولَف

لوزخ بھی کے پیشو اصل علیے محمد روحی خداک مر جا اصل علیے محمد آپ ہیں آپ تھا چیا اصل علیے محمد دزوم رُبیٰ ہے جا بجا اصل علیے محمد	کشمی دلکے ناخدا اصل علیے محمد ماہ و شوہنگے ملقا ایں دلوںگے ول ربا احمد احمد کے راز کا سیمہ ہی پڑہ دار تھا کرل ہیں شور بلبلین نغمہ سراہیں قربان
--	---

بیلہم خستہ تن نے آج دیکھا ہم من میں ما جرا  
برگ کو گل نے دی صد اصل بخالے محیر

جاننا جاہےئے که فوائد و مشریف بحمد و مشمار ملک خارج از حصار انحصار

ہیں مگر اس موقع پر محظیٰ طور پر کہ باعث ابتلاء ساخت و سبب تر غیب و  
تخریص خلف ہو یا سایہ صحیحہ بیان کرنا مناسب اعلام ہوتا ہے لہذا مزور تا  
بیان کیا جاتا ہے کہ درود و بھیجنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر امثال فرمان المی  
ہے کہ وہ تمام مومنین پر واجب ہے - کما قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین  
امنووا حصلوا علیہ وسلموا نسلیمَا -

اور موقوفت اللہ تعالیٰ اور ملائکہ سے ہے جیسا کہ صدر آئیے انہمار آ  
جو شخص ایک با حضور پر نور پر درود بھیجا ہے تو اللہ تعالیٰ وسی رحمتیں اپنی  
اویس پر نازل فرماتا ہے اور ماند کئے جاتے ہیں وسی دیدے اور کے  
اور ایکبار درود شریف پڑھنے والے کو وسی نیکیاں بیریا ملتی ہیں  
اور وسی برا بیان اوسکی نادِ اعمال نے نمودی جاتی ہیں اگر دعا در بیان و ردد  
شریف کے کچھ جاتی ہے تو مجیب الدعوات اسی درود شریف کی برکت  
سے چو سرکار کے دامن پڑتے ہیں دعا مقبول فرماتا ہے درود زکوہ  
و نہماست ذکر ہے درود بسمیلہ والے کا یعنی درود شریف باعث بخات  
عجیل اور موجب فلاح دنیا ہے جو شخص بروز جمعہ ہو بار درود شریف پڑھ کر  
حضرت پر نور کی اراد واح کو بخشنے تو اس کے کذشتہ دنونکے گناہ صنیفہ اور کبریٰ  
الدعایافت فرماتا ہے روایت ہے کہ کچھ فتنے مقبول بارگاہ ریڈ ال  
اس بات پر میں ہیں جنکو سیاہیں ہی کہتے ہیں کہ وہ شخص جو درود

پڑھنے والا ہوا و ملکا بروڈ اور صلوٰۃ و سلام یا میں عنوان حضور سے عرض  
 کرتے ہیں کہ فلاں بن نلان نے صلوٰۃ و سلام سرکار میں تدریکیا ہے تو حضور  
 سید المرسلینؐ خاتم النبیینؐ بکمال شفقت و رحمت قبول فرماتے ہیں اور  
 جواب سلام بھی ادا فرماتے ہیں بھائیو اگر انہی تھمت پر ہزار جان سے نشاد  
 ہو جاؤ تو بھی بدر حجا کریں ہے۔ فرماں لگئی کہنا تمہارا یہ منہج ہے کہ تمہارے سامنے سلام  
 ناخیز کی اوس سرکار میں رسالی ہروا دروا اپنے لب اعیاز نماکو تکلیف جواب  
 دین اللہ رے شان رحمۃ اللعائیتی قربان ہو جائز کیا چو کہا سودا کھل بیو پارے  
 کہ سیماں السدیک کے دس دس کے سوسو کے ہزار ہزار کے لاکھ لے لاکھ کے  
 نکلاس ہاتھ دے اوس ہاتھ دے اور دس پر طڑی ہے کہ سو ماں تو مل جائے  
 اور مل انہوں سرکار دو لکھار کے کھٹک خزانے سے ہاتھ آئے اور دست  
 پست کیا خوب سودا نقد ہے اس ہاتھ دے اوس ہاتھ دے اوس ہاتھ دے۔ بار و خدا کا  
 داسٹا اس سرتع کو ہاتھ سے نہیں جان دینا مگر اس سُبجہ گھری ساعۃ سید کو  
 شناختے دینا۔ فروراون نازک ہاتھوں کو اوہرہ راز ہونی کا سوچ یکھو۔ اور انعام لیتے  
 سے پسلے ہائیون کو انہوں سے گلائیتا یہ اللہ فوق الیاذہ کا انہیں ہاتھوں کی  
 طرف ابشار ہے۔ انہیں کے قبضے تبدیل میں دلوں جمان میں انہیں کا دیا  
 سب پاتے ہیں۔ گیارتہ پھر ہاتھ آنہیں ابھی صحابہ یہی موقع ہے  
 اس سے بستر اور کوئی وقت ہو گا کہ خوبی تھمت سے حاضر دربار ہوا اور مولا

یہی تشریف فراہم - یہ انکلاد تمنیں دیکھ سکتے ہو تو نہیں مگر قصین جاتلو کہ وہ  
تمکو درحقیقت دیکھ رہے ہیں والداؤں کا پڑا بھی ایک خاص مصلحت کے ساتھ ہے

بھی بسترے کہ وہ پرے ہیں روپوشن ہو	بر ملامت جو دکما دے تو کے ہوش رہے
-----------------------------------	-----------------------------------

اویمین کے دیکھنے سے مطلب ہے سور دیکھی رہے ہیں تم اپنا کام کرو سلام کرو آتا ہے بجا لاؤ درود پڑھو
--

## غزل مولف

تپہ محبوب کر گار سلام مگل فربنگ ک دنو محار سلام لاکھہ مجرے کر چار سلام ایک دو تین پانچ چار سلام جھوہون کھ کھ کے با ربا سلام کر ہیں گناہ گار سلام پسید عمر خستہ دزیر سلام	اے شستی ہاتا مدار سلام بلل باغ سرہے تسلیم تپہ محبود دیشمار در در در دوست درجہ نو پڑھے جاڑ دو بھی رون ہر کہ میں حضور ہیں ابڑت بھی لگاہ لطف حضور کیجئے مقابل عرض کرتا ہے
--	--

الصلوة على النبي	النبوة والرسالة	والسلام على الرسول	والحمد لله رب العالمين
------------------	-----------------	--------------------	------------------------

مولفہ

بھی خدا تپہ لاکھوں سلام
-------------------------

ع رب کے دہنی علکو مجبر سے کر در	شہ و مہرا تپہ لا کمون سلام
---------------------------------	----------------------------

## فضائل نبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہ سے موالمیر نے فضائل و کمالات کی کمی تدرست ہے کہ بیان کر کے اور کسی جو رات ہے کہ ایک شخص ہی جیط خیر میں لاس کے جب فاقع دو جان ہی تیرا ماح ہو تو پھر کون ماح کا دعوے کرے۔ حق تو یہ ہے کہ چھوٹا منہ بڑی باحت ہے۔ کمان میں لستا گلار۔ کمان تیری شانِ عظیم تو محبوب کر گلار۔ ساری خدائی کا نو ولی۔ میں محتاج فقیر بینوا۔ از سرتایا مدعا۔ تو شستہ شاہ لا و بیال۔ بے پرواہ۔ ابیا کرام راویا کو عظام تھکے بہلی تیرے اونا سلامی۔ میں ذیل خیر ملاست کیش سیسٹریش رسواے مال تو بیعت ایجاد خلق کوں و مکار تیری وجہ من قرآن ناطق تو زیب دزیت کامنا مالک شش جهات۔ میں ننگ خلائق بین تقاؤت رہ از کبا و تاب کیاست

یا صاحب الجمال و باسیدا پیشر	من و جک النزلقد نور القمر
لائیکن الشناک کا کان حق	بعدا ز خدا پرگ توئی قصہ غتھر

حضور زیب دزیت عرش برین۔ میں اک اذنا خاک دشمن۔ کجا حضرت کے مزاب اعلیٰ کیا صریح تاقص جتنا سماں سپورنگا حضور اوس سے کیعنی افسوس ہائل ہیں۔

غزل مولف	رسول اللہ مشرک لا ایق و صفت ختنا نہجہ	محترم سلطنت و اللہ محبوب خدا تمہر
:		

نخا سے فرش ہو زینت وہ فرش عالم  
لگا ہو شریعت کا نین کند دن کی تکمیر  
سلیمانیہ ائمہ الفتنہ بدل الدین جسے تمہر  
کہ شام نا خدا کے کشی روز جزا تمہر پو  
دیا ہے درودہ اللہ نے جسکی زنا تمہر  
خبریتے نیں مل لیکے اپنے رہبا تمہر  
مری جان ملبوہ فرمان کون ہوا وہ بابا تمہر  
کہ جب حاجت رفاقتہم ہو مری شکل کشا تمہر  
کہ جب مرتال سے شافع روز جزا تمہر پھر

بس اگلشن کوئی ہوا برخا تمہر  
بس اب اسکے سوکیا کہ کوئی شانی خدا تمہر  
خد نے جسم بلم لور کر سانچے میں ٹوٹا الاجر  
کھاد پا کنٹی پنچکی گرداب عصیان میں  
سیما بی اگر میں ترکب ہو گل خغا مبکو  
حبا و میکس مگر تسری صال ہو تو کیدنا  
حرم کیا دیکھ کیا مل کیا میں واسمان کیے  
لکیوں کو چھین برا میں شکل حل نہ کیوں کر  
تو پر کوئن غر کے یہ است عاصی قیامت کا

	دل بیدم چہ بدل حست دھران کی چائی گر گھڑا دوبا محمد سلطنت ابرخا تمہر پو +
--	---

## غزل دیگر از مولحت

جو ہن نقش میں دیکھ رہا ہے جی ہی پر نجی  
کے ڈھونڈتا ہوں گھر گھر کوئی میری جی کو پڑی  
لیا کئے جا گلو شد کھلی ہے میری جی سے پر نجی  
چوکنہ دہی ہو جی پھر کوئی میری جی سی ہو نجی

نیں اگر چند پر کوئی میرے جی سے پڑی  
کیا کئے جا گلو گلی کہ بنا ہوں میں بروگی  
دو ہو کوئن آئینہ دیجے ڈھونڈتا ہوں ہر  
چیز نہ شیرن جی کی کاشہ کے کس تقریکا

<p>جو کئے ترکیون کے پر کوئی بیرکت نہیں تھی جو کئے ہن داد بپر کوئی سیروی کر رہے تھے تبھے یہ رے پیارے دبیر کوئی بیرکت نہیں تھی مرے مل جن کی لئیں گھر کوئی بیرکت نہیں تھی وہ کے کیون خود میرے ترکوں بیرکتی کو کوچھ جھکٹے ہن داد بپر کوئی یہ رے جی کوچھ ترے خبیتے قلشید کوئی بیرکتی کوچھ</p>	<p>تمین بلیو جبکہ کارین کون اور کیا تھا ترے ناک ادا ہے ترے جسنا وہ بخانے ہو سیاں دسکلکو کمبوڈا کے بنانے وہ تری کیشل ٹھیکن ہوئی جس سوچکی ہیں تمین کیا خبر پڑا کی کرشب دصلل وہ بھی کھری کیا نشر من تمین خبر پڑا کی کے بوسنی خبر نہیں کی دکسارے تماشے</p>
--	--

<p>لیا کئے مجکو بیدم کے بین پڑا گیا دم دو ہے کوئی ستلکر کوئی بیرکتی کو کوچھ</p>	<p>ان نلت عبارات الصبا في ما أدى إلى المفترض يامث أطهار حسن و مشتى بالآلاف من مُفدى</p>
<p>بلغَ صَلَامٍ وَصَلَامٌ فِي هُنْدٍ فِي الْمُحْتَرَمِ رَفِدَ وَخَبَرَ مَجِهَّزًا أَمْلَأَنَّهُنْ بِالْأَكْفَنِ وَرُقُوعِ</p>	<p>وَمَا لِكُوْنُ الدَّاهِرُ وَكَوْلِيْكَا وَالظَّاهِرُ حَعِيدُ لِنِنْ نِنْ مُونْ كَالِلُ جَهَنَّمَنْ كَـ</p>

حدیث میرے مقول ہے کہ فرمایا اس خضرت میں عصہ و ملیہ وسلم نے آلا تھا  
ایمان ملزا مجہہ لہ یعنی تمین ہے اماں والاحبکو میری محبت نہیں اور بچہ  
مکرا خاذر لایا ہے کہ لا یؤمِن احمد کھر حَتَّیْ اکوْنُ احْبَابُ الْيَهُودِ وَنَفْسُهُو  
وَمَا لِكُوْنُ الدَّاهِرُ وَكَوْلِيْكَا وَالظَّاهِرُ حَعِيدُ لِنِنْ نِنْ مُونْ کَالِلُ جَهَنَّمَنْ کے  
کوئی جیتاک ہیں یہ مکروہ کی ذات اور اب کے مالحقہ وہ سکی اور ادا وہ سکھان  
باپ اور بنت کو میریوں سے زیارت می خرضوں تراویں اس سے شابت ہوا کہ آپ کی کہ

محبت کا نام ریحان ہے۔ اور آپ ہی کی محبت والے کا نام ایماندار ہے اور اے  
یار و بیک کر خمود و کارچ پری اور دودو کا مخصوص ہے کہ محبوب خدا ہے لگا و  
رکھنے کا نام ریحان ہے اپنی محبت میں مشق ہی ہے۔ اپنی زلف کا سرو اخیرید و مسلم  
نماستاہی با تھا لیگا سارا کام جب جایا گلا۔ کیسی جان کے کامل کیسا مال و منابع ہزارون  
ملن اپ کی شفقتیں خوبیں ایک انسانی ادنا جست پر تصدق ایک عارضی تعلقہ ہے  
جاگیر جسے چارہ نکن چاندنی سے بھی کہنا چاہے آپ پر شکار کرنے سے دولت  
لائز وال و خزانہ برکات لوکیا گئی ہے مگر ہمیں مخدود خاطر ہے کہ وہ سر کا اس  
تمہارے ہدیہ ناجائز کی محتاج شیعن ہے اگر محتاج و مکین اور آرزو مند ہو تو تمہارے

مکر	وہاں اکی بے نیازی ہو رہا ہے لاکھوں ہمنامیں وہ بے پرواصل سر تک سراپا ہے عائشہ سے
-----	--

غور کرنے کا مقام ہے زمان نظر انصاف سے دیکھو تو یہ تکید محبت جو حضرت محمد ﷺ  
نے اپنے نلاموں سے فرماں ہے والدہ بھی غالی زرحمت و شفقت نہیں ہے  
جبار و رہا ریحان اور حضرطاہ المستقیم تبلکر شہزادہ طوفانوں سے بخات دلادی ہے۔

## غزل

زہر سوئے بیا بسوئے گندم شو	بولا ناکو روکو لی ٹوٹو گندم شو
بروئے قبیل دوئے ٹوٹو گندم شو	بھردم چبدہ جاچ سوڑا بروک گندم شو

اپر ماقہ مو سے محمد شویں محمد شو	تجزیہ گیر از قید عالم دار ہان تھوڑا
سر کو ایرت و خلیل محمد شویں محمد شو	با خلاق الٰہی منصف بودن لگ خواہی
قدا سے شان دی جویں محمد شویں محمد شو	شیان اندھہ لہت گرم عزیزان خدا یاشد

اوہ یہ بھی احوال معتبر سے ثابت ہو چکا ہے کہ آپؐ کی محبت و دلکشی کے سراہ مائن دامان ہر روز تیامت بھی خوش خوش ہونگے۔ اور حضور پی کے ہمراہ جنت میں داخل ہونگے اور سے صاحب مقام شرم سے کوادس لاپرواہ سرکار کو تو تمہاں استقدار خیال اور تمہارے سکلی طرف سے ایسے نافذ کر لامان البیظ۔

بستیم نک حرام در گاه	نے حاضر شام نے سحر گاه
اللَّهُمَّ نُورِنَا بِقُلُوبِ الطَّالِبِينَ الصَّادِقِينَ بِنُورِ الْعِرْفَةِ وَاحْرِقْ قُلُوبَ وَقُلُوبَ الْعَاشِقِينَ بِنَارِ عِشْقَكَ وَعِشْقَ حَبِيبِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُمَّ أَنْهَا أَبَدًا - خداوندِ صدقہ اپنے پیارے حبیب کا صدقہ اور کوپیارون اور اسکے یاروں کا عملہ برداون رئی کو اپنے حبیب اپنے فیروز و مرغوب حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عطا کرو فاتحہ بالخیرات ایمان و دین پسندیدہ اپنے کے کیہتو۔ آمين بارب العالمین۔	

## • غزل از مؤلف

شوقاً غیرتی میکو محبت یا رسول اللہ	نقش کئے اپناہنایت یا رسول اللہ
بنا بیجے بیجے را وحقیقت یا رسول اللہ	بیکتا ہی پھر ون کیارا وغزانیں مر جو

پکا بیو کوں مر قتی مصیت یا رسول اللہ میں خوش ہو میر کو حباد دن گرو تربت یا رات تمیں ہو شانع روز قیامت یا رسول اللہ بڑی ہے اب تو اسد جنت قاہت یا رسول اللہ کر پیدھر گیا یا ہار فرقہ یا رسول اللہ	قدانے غیب کے آسان کریں ٹھکریں اسکی دو دن مسند کمال کے تناہ کر کر پکاون سے اڑل میں رحمۃ العالیین پایا قب تھے تصویریں سبی اب جایا نہیں جاتا مدینی سما کے سیما اب سمائی گرفکر
---	--

الصلوٰۃ علی النبی و السلام علی الرَّسُول + النبی الابطح و المحمد علیہ.

سندرا اسلام کان تسلیم خاتم جملہ مرسلان تسلیم	صد را بیان کرن نکان تسلیم یاعش خلق رو جہان تسلیم
زیچوں بزگی چون برآمد کھلان گوہر مکنون برآمد یہاں نقشی دہون پیرون برآمد کلام کشت کنڑا چون برآمد	زد را سوچ گوناگون برآمد انیں دریا بہر ان اسواج ہرم چوپا آمد زخوت خانہ بیرون اگر انسان تکرے آنکھا را
چو خمر غریب دہر لپاے بناست دلبر نے صور دن برآید	

## پیان پیدا شش نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

سودان اخبار قدیم دھریان دفتر فیض عیسیم شانخ تکمک بورستان بیان میں یون گفتاں

از ما تے ہیں کہ پھلا الفاظ تاریخ درستے جو صفو فطرت پر برقرار ہوا۔ وہ تو کامل اسرور  
باعث تخلیق موجودات حضرت سرسو کائنات جناب احمد مجتبے محمد علی  
علیہ التحید والائمه کا تھا تخلیق اسیکے خصوص میں حضور پیر نے ارشاد فرمایا ہے۔

اول مخالف اندھے توڑی و خلاف کلمہ منور کا یعنی پہلے سب سے الہ بخشانہ نے  
پیدا کیا اور سیر۔ اور تمام حاکم کو میرے نور سے پیدا کیا۔ چنانچہ جبکہ نور پر سرسو حضور  
عالیٰ پاد عرش پائیگاہ شفتاہ بیسے پر ماہ کا نصف نمودہ بزرگ آتا۔ تو عالم وجود میں صدم کے  
سوئے ہوئے تھتوں کو جگایا۔ اور فراتان قدرت قدر نے بسا ماصرت پہانا  
شروع کیا۔ اور ایک حدت تک وہ تو عرصگاہ عالم غیب پر رکھا سرکشت کرنا  
خونکاریں صدروں سیر خود بینی اور خود آنائی رہا۔ حب کامل بازارہ میدہ کائنات کا  
بایکیار اصول مکنات ہے۔ اور الہمار حسن بلازوال و بیتال متکلور ہبہ آلوادی نور  
فیض گنجور سے ایک جو پر طیف ہو ہدایکا اور تکلور تظریٹا شیر کر آپ تماشائی بننا۔ اپنی  
دیدنا جمال آپ خوبیاں یا امن بالکال بختیار خود تماشا خود تماشان۔  
جب ایک عمر تک اس صورت میں بس رکی تو صانع بالکال خلاق بیتال نے  
اویسی نور کامل اسرور کے دشی خصی کے۔ پہلے خصی سے عرش و دوسرا  
سے اوج عرضے سے تاریخ ہنئے سے ماہتا ب۔ پانچویں سے آنتاب چھٹے  
اے بخشت ساتوین سے دن آٹھویں سے ملائک نوبن سے کری۔ وحیں  
خصی سے بیج غوریت والطیف محمدی گوئیا اور متکلور اکسل قربویکر لولاں ملا

خلقت الالاک کے خلعت خاص نے سر فراز فرما کر میں عرشِ اعلیٰ پر  
چار شہزاد برس تسبیح و تحلیل من مصروف رکھا۔ ۵

بِعَسْ رَخْ خُویشْ زَگَارِمْ نَگَانْ شَدْ	چون عکسِ رخ دوستِ دامیتھا شد
آمِنْ بَاشَا بَهْ جَهَنْ مِنْ جَهَنْ شَدْ	چون عزمِ تاشا بے جہاں کروز خلوت
پُوشیده همان لفظ بیان لفظ عیان شدْ	لطفش کدا و خواست بر آن لفظ ہرد
ہم میں ہم آدم و هم عین عیان شدْ	بر کثرت خود گشت از و وحدت خود وید
از پرده برون آخو با نام و نشان شدْ	اے مغلی آن بار کدیے نام و نشان بین

پھر حضرت جبریلؐ کو ببسیاری نخالترا عون کے حکم ہو کر قدرے خاکِ سلطنت  
فرش سے کہ جہاں باب خوار پانوار اوس آنکا ب نبوت ماہ پھر سالِ مبارکہ  
جاکر لا دین۔ ۵

اَنْ شَتْ مَلْقَى بِهِ اَمْ قِدَاسِ	اَرْجُو حَبْ نَفَارَهْ دَائِنِگِيَهْ
آمَانْدَرْ حَفَارَ شَيْشِيَهْ پِرْ بِيَ	اَزْقَاعَلَهْ کَهْ حَبْ جَلْوَهْ گَرْ بِيَ +

پھر حبِ الحکمِ الحاکمین روحِ الامین زمین پر آئے۔ اور پارہ ناک طلب کیا۔  
زمین نے جو قوتِ نامامی اور اسمگرامی سرکار کا سنا فوراً فرماد شوق سے شق  
ہو گئی اور غاک سپید شل کافور اوس سے ظاہر ہیل۔ حضرت جبریل علیہ السلام  
ایک نشست ناک بترل قنیم و تکریم اوس مقام سے اوٹھا کر لے آئے۔ پھر اون ناک  
پاک کر کرکٹ فوز عفران اون سلیل اور ماہ رسین و شراب تنسیم و کافورہ پتھی سے

خیکر کے مارہ و جو با چوہا حضرت سلطان دوجہاں نبی آخر ازان حبیب الرحمن  
 جناب احمد مجتبی مکو صفتِ اصلی اللہ علیہ وسلم کا مرتب کیا۔ پھر اس گوہر درج  
 احادیث اختر برج نبوت کو املاق سوات و اطاعت بثت را حناٹ ملائکہ میں  
 خروجگر و پیر کر خودہ ساختا۔ هناظینہ حبیب رب العالمین مشهور فی الالئین فی  
 مدحکر فی الخیں صلی اللہ علیہ وسلم الامال وہ مایہ وجود محمدی صلی اللہ علیہ وسلم بصورت  
 ایک تندیل کے چند دست خلقت کا لباد آدم تک ساق عرش محلے سے متعلق رہا  
 جس وقت وہ نور پر سر و مطلع اوارق دیسیہ سے شلحوکب دری کے درخشاں ہوا  
 پھر اس گنج توحید کیوسٹے محل مطلوب ہوا۔ بعد ترتیب و ترکیب کا بیدنگاں  
 حضرت آدم علیہ السلام الغیوابے ان اعرقہندا الصلوٰۃ علی السعیوٰت والارض والجبال  
 کے ملائک مکوت میں نداہولیں کر جو کوئی تالیت تیولیت کی رکتا ہو تو تغیر  
 اس گوہر سے توحید کی خریداری کرے ۵

نَا خَوْدُ حَسْنٍ وَ جَمَاشٍ رَا خَرِيدَارِ وَگَرِ	يَا رَاهِرِ سَا عَتِيَ آيَہ بَانَارِ وَگَرِ
سَلْبَرِ زِگَرِ شَمَادِ بَهْرَ اَظْهَارِ وَگَرِ وَہ	کَوَہَتِ دِیگَرِ پُو شَدِ جَلَوَہَ دِیگَرِ وَہ

کسی نے اپنے آپ کو اسکی خریداری کے قابل نہ سمجھا۔ بالآخر محدث سفرزادی  
 تسلیم فرمی جو کی تا مدت زیادہ سے آدم علیہ السلام پر قطب ہوا اور لایقِ تضویشِ المُتّ  
 آپ ہی طے میلے گے۔ لفای بصداق و حصلہ الکنان وہ ورنیت غسلی اور

نعتِ گبر بے جیم ناگی نسان کو تمایت ہوں۔ ۶

آسان بارا مشبت نتیالت کشیے	ثریعہ فال بنایم من دیلو اذ فردند
----------------------------	----------------------------------

یعنی نور محمدی پیشانی آدم علیہ السلام پر جلوہ گر ہوا۔ جس وقت تمدیلِ جلد حضرت آدم علیہ السلام میں خیال کے نور محمدی جلوہ افراد ہوئی۔ تو اسکی زیبائی کے لئے نقش و لکھاری علم اسے جیج غلطات نقش ہوئے۔ تمامی ملائکہ زمین و آسمان کے تھے پر وائد و اتصدق ہو چکر باریاں کے ربی سجدے کے یعنی حضرت آدم علیہ السلام

### تمدن پر سر جگایا

بباس بوالبشر پوشیدہ سبود مکاشتم	پر تصویر محمد عاصہ و محمود بودستم
جس نے اوس طائفہ ملکوت میں حضرت آدم علیہ السلام کو غیر سمجھا اور سبیے سے انکار کیا ملعون بنا طرق لعنتہ ہے۔ اے غنائمہ وحدت کے متواترو۔ وامرے حرم سب رے حقیقت کے رہنے والو۔ منفی نہ رے کہ حب ذات حق کو اندر اپنا آپ پرستکوہرہ احسان پئے کو بصورت ہے گوناگون۔ لور بیا اسے بو خلدون تقضیل تاریک پر تو نوری کے ساتھین سور کے آپ پاناما ہوئی۔ تشیم الدوافت	

شاہ در حفت ایفاؤس درجود	اگر جلوہ بہر اطمیح ار و نسود
گفت مولانا بار باب شسود	اگر نیوے نے فامت حق اندر و جوو

آپ دگر رکے ملک کر دے سبود

### غزل مؤلف

نئی خان سی بیجا بھر و جہا پہ جلوہ کنا قہا	کیم بگان و گان بتا کہمین یے تغلان زغا
---	---------------------------------------

کسین خیر و شکرین بو ایش کسین دا سر کسین لایہم کسین ناپ اپ ایش قیمن بنا کسین آپ اپ ایش گلائے  
کسین هب ملکی دی صدائیں لئن ترالی ستے جو نہان ہوا تو نہان ہوا جو عیان ہوا تو عیان  
گه و فیض و مرض و سچ بن وہ ہو چارہ ساز و دوست کسین ول بیکسین ول بیکسین اپنا درونہ بھائی

کسین بیکے و داشت پختیں بنا آپ بید فخرستیں  
کسین بندہ بید ہم بنا کسین خاتی دو جہاں ہوا

مورخان صادر الاجبار سے موی ہے کہ جس وقت آدم علیہ السلام کو تاج اتحادی  
جامع فی الارض خدیف کا عنایت ہوا تو نظرِ جانب صدایوں عرشِ عالم پری  
ویکسا کہ بیٹا فور کفر طیبہ لَا اللَّهُ أَكْبَرَ مُحَمَّدَ الرَّسُولُ اللَّهُ تَعَالَیٰ ہے حیرت ہیں  
تیر کے درجتا ب باری میں عرض کی کرے اللہ کیون ایسا عالمِ مقام ہے کہ جیکا  
نامنامی تیر کے عرش برقرار تیر کے راسم اعلیٰ کے کندرہ ہے حکم آیا کہ  
اسے آدم یا اوسی ہادیے پیارے محبوب کا نام ہے کہ جو سب تسلیق و عکست  
تماری اور تمامی عرش و فرش اور شیر وہ تہرا عالم کا ہے اگر کوچھ دیا تکڑا تو کچھ بھی نہ بنا  
اگر اسی ذاتا ب پرج ہدایت کا طیوع نہ ہو تو جگ میں انہیں اداہستا اے آدم یا  
عاتمِ ارسلین یہی پر گزیجہ سزا اور فرزند عالیٰ نسب والاحب تیر ہے جس وقت کہ  
ی خودہ روح از لاخضرت آدم علیہ السلام نے ستاف طامت سے الحمد للہ انہیں  
کافروں کا یا من بید جتاب باری سے حضرت آدم علیہ السلام کے دامے بود و باش کے  
جنت عطا فرمائے گئی تا زادوں کے ول میں بوجوہ چند وصلحت خاص ایس دہمہ طاپ

کرنیک خواہش پیدا گئی۔ چونکہ بصیرت فعل انجام لائیں گلوبن امکنہ کوئی فعل حکیم  
 مطلق کا خال عکس سے نہیں ہوتا پس وہ خواہش بھی اونگی پوری کی اور  
 استرجع کر اونھیں کی باستثنی اپل سے ہوا کر پیدا کیا جب کدم علیہ السلام نے حضرت  
 جو اکو ریکھا تو اپنا اتسہ بغواے الانسان خود پر علیہ مصائب حضرت خواہ  
 بجائب بڑا یا تو غیب سے آواز آئی کہ ارم جب تک مہر انداز کر لیوا تھے  
 نلگا نا حضرت آدم نے دریافت کیا کہ مہر مکایا ہے ارشاد ہوا کہ حضرت سریند  
 کائنات مفتر موجو راست احمد مجتبیؒ محدث صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پیجو  
 اونھوں نے بذریعہ دخول دخوش اسلوبی سخراں لکھا اور اکی فرشتے گواہ ہوئے  
 لکھا باندھ گیا ملیح التبوستے متفقہ ہے کہ جب حضرت باری تعالیٰ کی بذریعہ  
 سے استقدام علیہ السلام کی تقبیلیت کا اطمینان نے لگا تو لمیس کی آتش حست  
 اور زیادہ بڑھ کی اونسے ایک وسوسہ آدم علیہ السلام کے ول میں را انکرے گھل کیا ہوا  
 کہ جس شہر کے نزدیک جانکار بھی حکم نہ تھا اونھوں کیلو اکستوب کریا جس کا یہ تعبیر ہوا کہ  
 نہ میں پرواتارے گے گئے گئے عسمی شرمندہ ہو جائیں خدا ہو جے گے پہنچ گو اس  
 نفے کے پر پکنے میں بھی خود بد ولت ہی کی ایک تماضی عملت تھی ورنہ خیطان  
 کی کیا مجال تھی نفوذ بادلیو من ذلك۔ بالآخر حضرت آدم علیہ السلام نے  
 وسیلہ حضور حملہ للعالمین کا سفارش میں پیش کیا فوراً تفصیر عوای ہو گئی پس  
 خوش خوش نہیں پڑھنے گے اور اولاد ہر یا بھی شرعی ہوں ہر ہندی ایک رکھا

ایک رٹکی پیدا ہرنے کی لگی گھر خست شیخ علیہ السلام نبی دادا آنحضرت حملی اللہ  
علیہ وسلم کے اکپلے پیدا ہوئے تکہ یہ تھا کہ لور محمدی دریان اپنے اور غیر کی شرک  
خود کی خوبیت الہی نے اتنی بھی خستگی کو ادا کی رہا تک کہ جب پیدا ہوئے  
تو سایہ بھی نہ تھا لیکن ہر ہوں ہار بردہ کے چکنے چکنے پات ہوتے ہیں۔  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ عَمَدَ زَيْنَ الْعُجُوزَ وَالْكَرَمَ وَالْإِلَهُو سَلَّمَ  
 سولدارین جوڑی سے تقول ہے کہ ایک دن جب تسلی علیہ السلام ایک جماعت  
ترشتوں کی اپنے ساتھی یک سلطنت زمین پر نازل ہوئے اور فرمایا کہ اے آدم  
الدعائے لے لے اپنے سلام رایا ہوا اور شاہزادیا ہو کر چاہے تکوپر در کنالور محمدی کو احرام  
پاک اور صلاپ طاہرہ میں اور اپنے فرزند حضرت شیخ سے بھی محمدی یعنی  
اور اون ترشتوں کو جو تقرب بانگا ہے ہمارے ہیں اوس حصنا سرپر کرواد کرو چنانچہ  
حضرت اور علیہ السلام نے حب فشاہب المزت عمدیا اور بلاگ کو گواہ کیا اور  
اسی طرح اور علیہ السلام نے اپنے فرزند و بند شیخ کو وصیت فرائی کر کے اس  
نور پاک کو احرام طیب و طاہرہ میں اور اسی طرح حضرت شیخ علیہ السلام نے  
اپنے بیٹے انوش کو پھر و نور پاک اسی طرح صلاپ طیبہ اور احرام طاہرہ میں  
ہوتا ہو حضرت عبد العزیز خسرو کے والدہ حاجہ تک آپشوشا۔

### غزل مولف

خبراء کی سکرنا غمین تبلیج چکتا ہے	پر ایک گل میں بھی چڑوئی عشرت اور کستان
-----------------------------------	--

عرب میں آج وہ نور خدا اُکر جپتbaہے کئ خوشید نور جسکے پر تو سے جپta، کلیجہ تکڑا آتا ہے دل منظر پر کہا ہو بتو پر جان آئی ہے پڑا بیدm سکتا ہو کتاب اویظ رضوان آکے کوافر پر جپta، والسلام علی سید الانبیا سلام علیا پر صلواۃ وسلام	ہزاروں سال پہلے سن خیرتی جنکے آمد خدا نے خود بنایا ہے جو ایسا نور پا یا ہو کیجے عشق کی گرنی یہ چنان تلب پر ہے کمان ہو اوسیا نے خیرا پتے کشته کی لکھا کرتا ہوں بیدm حرس مرق پر نام غیر کا الصلواۃ علی الحمد لله رب العالمین احمد مجتبی پر صلواۃ اور سلام
--	---

گروکشا میں سبلائیخن فناز و کنندگان فنا کمن محراجان زنگین خیر و سورخان  
 سوزوں تقریب نے اشہب جمدة تکلم کو میدان ترکاس پر بکرش و سحر سازی یون گھر  
 عنان و جولان کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ کی والده ماچدہ فنا طہ وہ بکے گئے  
 تشریف نیگمین اور بی بی آئندہ کا جمال بالکمال دیکھا کدا ذکلی بیٹائی میں تو رخص و طابعہ  
 تھرے تو عبد الملک بے کیا کوئی ہوئی جمال ہے زبان میری کی تعریف  
 کردن بی بی آئندہ کی - پس اوسیدان ظرفیت سے قول قرار ہے ہوئے اور انکا ح  
 حضرت عبد اللہ کا بی بی آئندہ سے باندھا گیا۔ بعد انکا حضرت عبد اللہ نے قریون دن  
 بی بی آئندہ کے پاس قیام کیا اثیرن ما تون میں سے ایک بیارک بات یعنی  
 شب جمعہ باہ جادی لاثانی کو وہ نلو حضرت عبد اللہ سے مستقل ہو کر بی بی آئندہ کو  
 انکو لفڑی ہوا جس رات میں حضرت آئندہ فاتح حاملہ ہوئیں کی سخن خیرتیں سوزن خاک

نے جل کر جان سے گزد گیئن۔ ایک دن بے اہل عرب بسب خلک  
سال کے قبطاً نے پریشان حال تھے۔ آپ کی برکت سے سب نہای  
ہو گئے۔ یعنی بارش رحمت ہوئی سامانِ سرت فمودار ہوئے۔ نہیں پر  
جا بجا ترش مبنی و میماز خشت خشک پوچھ لے پائے۔ جنگل ہر بے بہرے  
نظر آنے لگے۔ جا بجا نہیں جا رہی ہو گیئن۔ اہل عرب نے اس سال کا امر  
سباک سنہ الفتح و الراہ بھا ابھ رکھا۔ کسری کا مصل شق ہو گیا۔ آتش  
ناہیں جو نہ ہر ماہیں سے سرگرم تھی مٹھی پڑھی کا ہنون کا شفقت ہو گیا۔ اب میں  
لیعنی بچاؤ و نہیں چھپ چھپ کر رونے لگا۔ بت ہے کہ متکے بل  
گرڈے۔ کبھی نے خجوم کر سجدہ شکر کی کہ اللہ نے مجھے جتوں کی خجالت  
سے پاک کر دیا۔ اللہ العبد کیا راتِ مخزنِ برکات تھی کہ تمام زمین و آسمان سور  
ہو گئے۔ سیارے فرط امرت سے روشن نظر آنے لگے۔ ریخوان مارے  
خوشی کے پولانہ ساما تھا حرباں جہاں نے زخمی گیریاں گانا زمین پر آکر شہر کوں  
مالکیہ صورت پیشیج و تسلیل ہوئے۔ غماں مختناکے رب جلیل تھے۔ نہ ہو  
پیشتری شغولِ حمد سارے میود ہوئے دن آپھے تاریخیں سو گھریان نیک  
ہوئیں۔ بلسان حبیں خوشی میں آپ ہی آپ چھپائے گے۔ جہات میں تھا ملادشاویا  
کا پڑا نہ انہوں میں میاں کی سلامت کی دریورم پڑی۔ شعر کو روی خوش بیان ہوا  
ملوکیہ بنے بلغا نے سبز سماں پر اہن بدکفر فرسرے کے کنایا شریع کی خلاف

الفت بکے سورہن لہین پر جانو شا نوش کامہوا۔ لَا تَقْنُطْ وَإِنْ سَرَّحْمَةٌ إِلَّا  
کاشور ہوا۔ وَادْفُونْ اهْرَأْ إِلَّا اللَّهُ کار ترور ہوا۔ لَا إِلَهَ إِلَّا ایت سبیع  
الذکر مِنَ الظَّلَمِیْمِ مِنْ شَرِکَ کے ثباثن زرد تھا سبیع ان الذی اسَّمَیَ بِعِبْدَه  
ظلیمہ ہر خور روکلان کا تھا۔ لئن شکر تم الہیں تکھرسوں کے درز بان تھا  
بسم اللہ یخیر ھاؤں سہا اپیلیاں کنے لگیں۔ باں من طوفان سرت پیدا ہوا  
جمن جپن میں شادی ہوئی۔ دشت دشت میں آبادی ہوئے۔ جہڑو کئے گل  
چیل۔ آشیانوں میں طایرانی خوش الحالت بھان ربی الاعلیٰ پڑھئے لگے۔ غرالان  
طناز نے خوشی میں گھن ہو چکر خبت لگا ما شروع کیا۔ مغرباً و مشرق کے ٹیکو رو  
دھوش باہم رباتت دینے لگے کہ اب تما نظم ہو خیر البرز ہوا القاسم محمد رسول اللہ  
ابن عبد السدا کا قریبے۔

بھکر

گلشن دہریں ہرست سامان بھار	نہ رہے و دیر خزان آج ہے اعلان بھا
سر استادہ ہے برفست دربان بھار	جہا بجا نگس شلا ہے نگبان بھار
تچ تھیں نین عالم ہے فیضان بھار	جہڑت رکیمو نوادرہے اک شان بھا
زیور گلن سے صعہن خوبیاں بھار	سادے کونین کافوشادہ ہے مہان بھا
آئیں جب گلشن مرستی میں دل زدیاں بھار	کیون رہے ذرخزان کیون حوساںیاں
مالک ہانع جہاں شہر و مسلطان بھار	یعنی صورہ مل وادث کمل خیع مُبل

بارک پوک آج تسلیم میں سلطانی بارک السیکھ غریب میں بے سماں جا میں ماقولی میں ہر تل آج غریب خوبیں بھار دیکھنے کس دوچھے سرخ رامیں بھار گھیان پھون کی لے بیکھاں لائیں جا بلیغ فتحان میں ہر کٹ غنیم کے بیدار	خود ہرگل کھستاں ہے نیم سمجھی بیٹھا گوکہ دب دین ہنل دندھڑاں بلیل اک دکھلیں قمری چیزوں کی تھار ائمہ شرشار ذہنیاں تے تو مرح نہ کا تور محبوب الہی کے نے عاضن بلیغ فتحان میں ہر کٹ غنیم کے بیدار
--	--

ایکوں نہ نازان ہوں کر سیدھم محبوب ملا اکا  
ٹھوٹے نظر سرا بلیل بستان بھار

تبہل تو ہما انحضرت میں احمد علیہ وسلم حناب مجید السعین آپ کے پذیر بزرگوں کو سفر  
اڑت پیشی ڈایا۔ اور خود کو سفر تیبی ہاتھیا۔ حضرت آنکھانوں ہے کہ میں  
زنا شدایا مصلح میں خدا کھلکھلاتیت سے بہرا۔ اور تبدیل فریاد کا اور تغیر لعن اور خصافت  
امداد خیو سے قطعاً سزا ہی۔ الفرقہ۔ احمد دت سعاد مصلح شاہد فتح مصلح  
انکار ہوئی۔ جب دردار اشمع ہوا تو یک آواز دشت تاک میرے کان میں ہاں  
کہ جیکے شنے سے بہر خوت طاری ہوہ۔ تو ایک منع پسیدن لامہ ہو۔ اور سنتے پنے  
باڑ و ہیر سے ہینہ پہنے کے دہ کوت مجھے دہ جھوا اور سرپ و سرقوں کی حال پتھر تھے جو ہو  
و دھرمی دار میں علم برپا کر خرق یکیں با کم بصر پر فصب دیکھا۔ اسی یک چارہ نوافی  
کو جو میں چھتھمان تک مٹھاں تھی صدق دیکھی اور پرستیوں کی بھیں بھی سماں دیں

جب سائے نظرتے تو اون کے ہاتھوں میں بخشش ہوتی ہے۔ اور مسلمانوں کی تقریب  
ویکھی تیسری بارہین جب مجھے اپنی تہماں کا خیال روانگیز ہوا تو وہ عکس پر اس طے  
ہاتھوں اٹھایا کیا کہ خداوند اسرقت ہے۔ بخات کی روکیاں بھی میرے پاس نہیں کہ  
جو ہیرے در دل کی شر کی ہوتیں۔ ابھی دعا سے فلاح بھی فصل بھکی کہ کیا کیا تمام  
کھرپڑا ہو تو نہ سے معمور ہو گیا اون میں سے تین بلی بیان باعذ نہ کرامت ویکھیں  
او بکھے ویکھنے سے مجھے نہایت حیرت ہوئی تسبب ہو کر لایا کچھ کہتی لگی۔

## غزل راز مولف

فوجی نور جو پیلا رہا سارے گھر میں تیری کرنے لہری جنت اور تارے گھر میں ٹوٹے پڑے گئے ہیں نکاکے جو شمارہ گھر میں ختمن کرتے ہیں آج آؤ ہمارے گھر میں برتے گیو سے محشر ہے ہمارے گھر میں	چھاؤن میں تارہ بھکی کوں اکی ہاگو گھر میں ہارے ہے مجھے پر غایت کا تری ہو لدیاں باعث برکت میلا دھجھے ہے کہ آج جنکے اہم خصلی میا اوسے ہر ہوں سے تیرہ بھتی سے پریشان ہوں ایمان کوئی
---	---

خانہ دل میں جو عشق نبڑی ہے بیدار اب وہ کیا شے ہو نہیں ہے جو تھا رکو گھر میں
--

پھر پہنچے اون سے استفسار کیا کہ تم کون ہو۔ اور تمہارا نام کیا ہے۔ جواب دیا کہ  
اے آشتم حروف تکرو۔ اللہ تعالیٰ کے تمہاری خدمت کی تھا اس طے ہو گو جنت کے  
رسیجا ہے۔ اور قدرتہ ولادت با سعادت خرزند سنانے آئے ہیں۔

## ابیات

خروہ مئی پرستان پرے فرش آمد پھر کو دین خدا نشہ در بناے گلگون گت	نکست بھار آمد سا غر طب در کفت سرو گل فروش آمد شمع شعلہ پوش آمد
--	---

اسی انشاد میں ناگاہ دیکھ رشتہ بھل انسان خوبصورت نوجوان ہاتھہ میں  
 خربت کا پیالا نئے ہوئے تھوا اور سری جانب اشارہ کر کے بولا کہ  
 اُتری یا آئٹھے اُتری یا عینہ یعنی پیا تو شمد سے زیادہ میٹھا اور لذیغ پایا  
 اسی طرح دوسری و تیسری بار اوس جوان کے بالغہ و احصار سے کما کدا کے آئندہ  
 بخوبی حنزوں کر کر پیا۔ آپ فرائی ہن کریخے خوب آسودہ ہو کر پیا۔ بعد اسکے وہ جوان اپنائی  
 ہاتھہ میرے شکر پسخ کر کر گویا ہوا۔ کہ اظہر یا سید المرسلین اظہر یا  
 خاتم النبین اظہر یا رحمۃ اللعالمین اظہر یا شفیع المذاہبین بھلیں  
 اظہر یا الحمد ابن عبد اللہ۔ پس بیانِ صحنه سبق لافخر علی گانی غب  
 - شوالیت کوستا کر جیا کیا۔ ماہتاب سورہ الحمد پڑھتا ہوا روپوش ہوا۔ آئیا ب  
 در و قل ہو السعاد حکر امراضا نیر و شعر عزم معاصری میں کریمہ ہونے کو تھا۔ کہ وہ  
 سید کوئین بسلطان دارین محبوب رب الشتر قریب رب المقربین جدا حسن و الحسین  
 سونفار میں اثقلین ہو اقسام محمد بن عبد اللہ نے بیارک فصل ریبع الاول شریف  
 کی بارہویں تاریخی چیر کے در وقت صبح صارق بہر اربعاء و بنال و شان و شوکت

سے اس دولت سر کے اقبال ہی نے خصوصی رایا۔

سواری آگئی سرکار کی جوایاں والی تھیں	مادب کل مدد امیر آرہی ہیں غصے بے پیدا
الله ہر حیلہ سے نیتیں دشمنیں دینیں و حبیبیں دھولانا تھیں والیہ واصحیہ	والو لیا امیریہ آجیں ایسے ماشرن ہر قدمیں مقام اڑیکے اڑ کے کام
یجور تو جہان کے سلطنت کی سواری آپوں تغییر تکریم کے جہاں اون پریماں کردیں کا سوق نہیں۔ مرتا جو راسن ہر دار۔ تھیر و جویاں پانچیں سماں۔ ان واتا سرکار اتے ہیں جوانگوں گے پاؤ گے۔ مگر ادوب بانصیب بے اوب بے نصیب	یجور تو جہان کے سلطنت کی سواری آپوں تغییر تکریم کے جہاں اون پریماں کردیں کا سوق نہیں۔ مرتا جو راسن ہر دار۔ تھیر و جویاں پانچیں سماں۔ ان واتا سرکار اتے ہیں جوانگوں گے پاؤ گے۔ مگر ادوب بانصیب بے اوب بے نصیب
مولفہ —	
سردہ کٹنا بے جو قلیر کرے دز جکے کون ایسا بے کہ تغییر کرو اونکے خداوچھے	پھوٹے دا ہنگہ کہ جو موظفہ نہیں الیت شریعت مر فرمیجا بیدام
جلی ہستیلا کے پھر باو بھاری ادٹو سرکار کی آئی سواری ہے	
تج سلطان سل کنیم المدی پیدا ہر کے وہ نبی جنکے سبب ارض دسما پیدا ہوئے وہ ظور جلوہ شان خدا پیدا ہوئے لو بارک ہوگہ محبوب خدا پیدا ہوئے وہ فریل را وہ ختر نہیں تھے پیدا ہوئے	دھرم ہے ہنگہ مصلحت پیدا ہوئی واہ کیا حصلی علی علی پیدا ہوئے جنکے سر تاج لوک ملا ہے صوت لوکے پنجہ بیل سقفت کعبہ پر لیکر علم ہے اقبادیں دلائل حسن شریز کیا کہ

جتنکے نور پاک سے خشنیدہ ہوئے ماتھا ب	آج وہ تمسیح الفصلی بدر الدین ہم پیدا ہوئے
خون میسان کپہ نکھل دشکن ہم پیدا ہوئے	شانع زیر جز اخیر الورتی ہم پیدا ہوئے

محمد الحمد کے اوس بارشاہ فریجہ خسرو عالم تپاہ نے آقیم عالم حنفی تھت رسالت کو زینت

بغشی کہ جیکی قدر قریب لازم فہم نے غارستان کفر کو گلشنِ اسلام بنایا۔

از ماہی تاماہ اذکورہ تا کادا راز و تھیت فرش سے تاعرش اور فرعی صلوٰۃ و سلام سب سے

## سلام

سے بلند ہوا۔

یا بِسْلَامٍ عَلَيْكَ	یا رَسُولَ سَلَامٌ عَلَيْكَ	یا حَبِيبِ سَلَامٌ عَلَيْكَ	صلوٰۃ اللہِ عَلَیْکَ
یا مُحَمَّدًا اَنْهَى	یا مُؤْمِنًا	یا مُجْدًا	آپ ہیں مغلوبِ بازو آپ کا شید اب سے صدر
یا بِسْلَامٍ عَلَيْکَ	یا رَسُولَ سَلَامٌ عَلَيْکَ	یا حَبِيبِ سَلَامٌ عَلَيْکَ	صلوٰۃ اللہِ عَلَیْکَ
تم شفیع روزِ نشر	تم قسمِ حوش کوثر	تم جیبِ بہا اکبر	تم نبی معرفت پرورد
یا بِنَیٰ سَلَامٌ عَلَيْکَ			

تم شفیع ما میسان ہو تو تم افسوس میدلان ہو	ماحت روح روان ہو	مدرس چاپگان ہو
---	------------------	----------------

## یا بِنَیٰ سَلَامٌ عَلَيْکَ

شاق ہے دیپ جہاں	دیکے کب ہر سائی	متقطر ہے بختاں	کبھی جلوہ نمائی
یا بِنَیٰ سَلَامٌ عَلَيْکَ			

تو نہ لکے دل سر یا زر	ماہ زر جو مرتقا ہو	منظور قیامت خدا ہو	لیا کیسے بیدار کر کیا ہو
یا بِنَیٰ سَلَامٌ عَلَيْکَ	یا رَسُولَ سَلَامٌ عَلَيْکَ	یا حَبِيبِ سَلَامٌ عَلَيْکَ	صلوٰۃ اللہِ عَلَیْکَ

اللَّهُمَّ صِلْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى الْأَئِمَّةِ بَعْدَهُ حَسَنِيهِ وَجَمَالِهِ		
جو زرمگاہ تھی وہ بنی مشرق طرب	ترشیت جب جہاں میں لائی جیب دب	
چالایا مر کے شندہ دبار مضر طرب	اپیال رجاہ طرہ کے پکار تواب ارب	
آشوب ترک شور عجم فتنہ عرب	روحی نداک ایتمم بطی لقب	
لا قطولا شور ہے ان نوشانوش ہے دھت کری تو کون کرے کو ہوش ہے	پھر آج ساقیا تسری متذکر جو چوش ہے پیڑک بھی آج ملگیر اوش ہے	
آشوب ترک عجم فتنہ عرب	ردھی نداک ایتمم بطی لقب	
بیوش ہو گئے ترے دیوان جہوں کر گاتے ہین آکے جوش میں ستان جہوں کر	کے سادھی تسرے فماں جہوں کر تلقل کی سمت ڈرتے ہیں پیماں جہوں کر	
آشوب ترک شور عجم فتنہ عرب	روحی نداک ایتمم بطی لقب	
بیٹے ہو گئے کو میری خدارا سنوارے کرتا ہون اپنا تدر دل بیخوارے	لله میرا ڈوپتا بیڑا او بھارے چوکرہ میرے پاس سرخ عگایے	
آشوب ترک شور عجم فتنہ عرب	ردھی نداک ایتمم بطی لقب	
شبیار و حضرت شبیر کا واسطہ کیجئے کرم حضور کو حسند رکا واسطہ	سرکارا پتے طیب و طاہر کا واسطہ اکبر کا واسطہ علی راصفہ کا واسطہ	
آشوب ترک عجم فتنہ عرب	روحی نداک ایتمم بطی لقب	
میں دیکھتے پاپکی تجزیاں دیکھتا	تفتے دلوں کو دلبستہ رحمان دیکھتا	

اپنے گدا کو اے میرے بسلطان ریکتا ہن پسروںی طرح سے میری خان ریکتا	روحی ندک ایضم الطھی لقب
آشوب ترک شور عجم نعمتہ عرب	ایسین بیان مل دلما بیا بیا
ایسین بیان مل دلما بیا بیا	اے مہرواہ شریب و بطبی بیا بیا
اے جان بیوے بید خستہ بیا بیا	حیران کمن خستاب مل آر بیا بیا
روحی ندک ایضم الطھی لقب	
آشوب ترک شور عجم نعمتہ عرب	
یہ درود اوس شہنشاہ دو عالم ز تھا ربی آدم رسول کرم حبیب مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے جو عجیبات اور غرائبات حاضرین کی نظر سے گزرتے وہ نئے اور نئے کے ہی گزرتے کہ کسی کے کبھی رست والا راست گزرتے ہیں فائدہ لے گے یہ آپ ہی پر منصوص تھے اور اپنی بالیہ دل کا یہ حال تھا کہ ایک دن میں چشم پر دو دست درپڑتے تھے کہ اور اڑ کے ایک دیستے میں اور ایک ماہ میں ایک سال سے زیاد جناب دوسرے میٹنے میں اتسون کے بل چلتے گئے چوتھے میٹنے میں دلیل پر ما تمہر کیکر ملنا شروع کیا پاپتوں میٹنے میں طاقت خرام نہیں حاصل ہوئی چٹا دوستوں میٹنے میں دلیل پر ما تمہر کیکر چنے لگے اتسون میٹنے استعداد پائی تو میں میٹنے کلام بغصاحت تامز رہا ایسا اور دسمبر میٹنے لگکوں سے تیرنا ازی میں مقابل کیا جب کامل ایک سال کے ہوئے بخوبی حجت و پالاک ہوئے دوسرے سال غیر متعجب اب سلاہم ہونے لگا۔ روایت سے کہ حجۃ اوس گلی بوسخان بیان نہاد جلوے ہوئے بل غریباً کورنلیخی سات رفتہ پنی والدہ ماجدہ کا درود	

## غزل مولف

<p>سوئی بھی بخے طالبہ اریدا ر تمہارے کھم روزانہ ل رے ہن خریدا ر تمہارے اسے میرے مسما جو ہیں سار تمہارے کھلاتے ہن ہم سیدا بیدار تمہارے چلا ٹینگے منش من گنگا ر تمہارے نازد ان میں گناہون پیہ گنگا ر تمہارے</p>	<p>جب کھلنے لگے ملبوہ پاسا ر تمہارے یوسف کی خریداری زنجا کو بسارک صحبت او نہیں یے شریت دیدار نہیں کچھ غلط من عصیا نکلا ہمین ناز ہے اپر پیا کے ہن بست سائی کو فرک دو ہل ہاتھ آگیا جب بخشنے والا انہیں تسا</p>
---	--

کیون روز قیامت کی عدالت کے خبر

بیدھمن وکیلِ احمد منتظر تمہارے

کتب مقبرہ اور روایات صحبوئے متفق ہے کہ جب چشم بد و حضور پر  
کل شریعت چائیں بر س کی ہوئی تو آپ نے تجنت نبوت پر ملود فرمایا اور تابع  
خاتم الانبیاء کے سر قدس پر سجایا اور ائمہ اسلام میں کفر طبیبہ کا سکریٹسیا یا صحیفہ  
آسمان پے در پے آثار ریع ہوئے انتاب ہدایت کا طابع ہوا سر نظر تک نہیں  
نیا سے اسلام سے ادھیا لے پیلا۔ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت علیؓ  
اور حضرت بلال اور حضرت ابید بن عارث اور حضرت عثمان و حضرت زید بن  
ابی وقاص پر حضرت ملکہ ذوبیر حضرت عبد الرحمن بن عوف حضرت عمر فتحی اور آندر  
حضرت ابی جعفر عسکری مغلیہ تھیں جو سے پھر تو دن دونی دلت بچوں ترکی ہوتا

شروع ہوں سر جگ دھوت اسلام ہونے لگی کفار میں بے کفر خود بخوبی سماگئے لگا۔

غزل لازم صولت

بکے اگر خریدارِ محمد نہ زہون پھر محو انظارِ محمد	ہوا جب گرم بازارِ محمد نہ بند ہو جو دیدارِ محمد
جو بیکے آسکے خسارِ محمد شفا و زین میں ہڑون ہمارِ محمد	بلبل کورے ہے گلکی تنا سیما کو اگر دعوے ہے آئیں
کول آیا جانے اس را مدد خدا بکے یقین کتے ہو سیدم	

بعد گیارہ ہزار سال زیست کے حضرت فخر رسالت جناب احمد مجتبیؒ مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو خرف معرج جو رفاقت سے کسی کو نہ لاتھا عطا ہوا۔

بلغ الله صلواتي وسلامي بـ	ليبي عنى مصلني قرشى
صلحت خير بـ بـ	عازم عـ سـ مـ يـ دـ رـ دـ اـ سـ لـ اـ مـ

سیان شب مغلن

غزل سولہت

ہر ہفت غل کے مصلی علی کو آج ہے  
بلیغ و بشیر سے ذکر رایسمی کوہاں  
عرض کو لکھر لے نے مجبوب لاور آپ میرت  
عرش پر جاتے ہیں حضرت کیا شبہ محشر کے  
دید میں تو چند دین میں شبه مراجعے  
لماشی دو لون جہاں ہیں آپ ہی کہا بیج ر

چشم من سکار کے ہے کہ ملائیں البصر	سرچو اولاک لاما آپ ہی کے تاج ۷
شکر ہے بیدم کے کھلاتے ہیں ہم و نکھنے فقیر	ہر شر عالم من جنکے غیفر کا محبتان ہے

جزء نوشانِ ختمت دتے قتدے۔ وسیاہستانِ مکہ قابِ توسین اواولی  
داستانِ سراجِ شرف کو یون بیان فرماتے ہیں کہ ایسے الوہیت و حمد نیکے  
کنارِ عطفت کا ناز پروردہ۔ ساقیِ اذل کے دستِ شفقت کا مشور وہ۔ اوس  
نشیع نورانی کا ترسیت یافتہ جہان نہ کہ درت کا گذرا۔ نہ خلقت کا اثر۔ اوس خلاصہ  
جان و دل کا اس غلطیکہ اب دل میں بدل جی بہتا ممال اور دختِ مشکل تھا  
مگر خلاط بیشال ہی کو برائے چندے اس خاکدان کی آبادی منتظر تھی۔ آپ  
کے جلوہ سے عالمِ رتی کی بستی نظرِ غور بنانے تھی۔ لیکن اگرچہ اس قرار گاہ میں پہ  
روزِ ہبھی قیامِ ہما ہم ہوتے وطن اصلی کے ٹھوپ میں بیڑا رہتے اور ہر وقت اس خینی میں  
لی یادگاری و امنگیر حال تھی۔ بغرض سے ناؤ بالیت ربِ محمد اللہِ مختلف محدثان اثغر  
باری ہتا۔ غریب آپ کو ایسے خلوت گاہ کی طلب ہی جہاں حق کے  
سواد کی کاڈر ہو۔ غیر کا نشان نہ اسرا کا اثر۔ اور ہر سا آنان  
حلاہ اعلیٰ کو یہ حسرت۔ کرغماں نشیع تو آپ کے بُب نشیع سے زندگانی و حیات  
جادو لئی پامیں اور تشنہ کامان انداک یون ہی العطشِ العطش کتھے رہ جائیں۔  
غرض کچھ تو اور دہکش کشش کچھ سلطان کی کوشش سے ایک رات پہنچی  
یعنی سنتہ میسون شب ماہ ربیع روز و شفیعہ قرار پایا۔

— ۲۱ —

## غزل مولحت

ساری لاون سے ہو تو ہمیں سوا آجکی رات دیکھ کر آپ کو عمل ج میں آدم نے کہا چاندنی بیلی ہو اب خیر ہم نے نکاں پر روشن بجلو شیش تسل و کرم ہر دن کو ہے اسی پیدم	ہوگی تقبل جو ہمگین گے دعا آجکی رات تیرے گیو سے عبیر فہر آجکی رات اوڑ کہر نوکی آں ہے روا آجکی رات ہر ہتھ میں سورہ واللیل انا آجکی رات ہر طرف چماں ہے حمت کی گھٹا آجکی رات
---	--

آپ انتظار ترا سمائی کے گھر مصروف خوب ناز تھے مگر فی الحقیقت مثا ہدود رب الارباب  
میں تھے کہ ناگاہ دامن وحی الحی جمیع برین سے بیکم رب العالمین حضرت خاتم النبیین  
کے سرپرائیں حاضر گئے ستر قریب آئیں الصید قدرتین۔ بالکام فیین نہیں خلدو برت  
سے ہمراہ لاءَ نے اور حضور قدس کو بیدار کے خروہ وصل خدا سنایا۔ آپے  
طہارت کا اللہ فرایا حکم پر درودگار خادم ہروا کارے روح الامین میرے پیارے  
کیوں اسٹرائب حوض کو خلاو۔ ابھی بندقیا اوں تکمیر گریاں و انہوں تھاکر فتوان و دھرمیا  
یا توت کی آب کوثر سے بھری ہوئی سد ملشت زمرین حاضر لایا حضور می غسل  
فریا من بعد حضرت جیسٹل نے تھائے نوری ای پہنایا عامہ نوری ای سرپرائیں ابراءے  
نوری ای اوڑھاں انہیں ستر پاے بیدار میں پہنایں ہر کالایا توت سرخ کا کمرے باڈا

## سترنگ سترز مرکا ماسہ میں دیا۔ غزل مولحت

شب دلخی جانیکا کو غیر پینا حسیب تدبیبا	تو نگہار عرش نے بھی کیا کیا کوں کوں دھر جائی
--	--

وہ بناز لینی کا دل رکون حب جل دلما	لیں عزیز صدر مخداترست سن پر محظی
جون ہی آئے دیکھا جیک اذ من کسی علی	جنین خوش بید حب تھا جو کھڑکی تھی
مری دب دلکا علاج کر مری بگڑی بخدا	جو دینے خانوں تو ایسا تو کتنا سریع سعی
نیکاڑ بخدا اوسے کر جو بکو چپور ترنا	دی پام میدم تھے کا کوئی اذکر جا کے شایع

پھر حضور اتمس صلی اللہ علیہ وسلم بھروسی جبڑی حرم سراءے سے باہر شریف  
اللے سے اور برائی پر سوار ہو کر آسمان اوال کو غازم ہوئے۔

### مولفہ

سو سے عرش برین جسد مدد ادا	جیسی بکبریا حقیقی کا دلما
سرک بتا ب ہو کر یون اپکارا	دوروی چوتھے تھے صفت آگا

کھڑے ہیں ہم بھی مشتاق تھمارا	
اوہر بھی دیکھتے جانا خدارا	

تلگا ہیں بر جیان چتوں کلزاری	
ڈراس کارٹیں رانا سواری	ہموئی ہے دیکھ کر بے اختیاری

اوہر آنے بلائیں لیں تمباری	
بیوہوآ کے قدم چوپیں تمارا	

میرے دارشہ بھر کے آتا و نہیں	میرے کلاریسیر کے بندہ پرور
میرے جان مرے خالق رہم	میرے تغیریقیت میرے رہم

تھا بے دہن مال کو پا کر  
کہاں جیکا ہے پیدم تھا

جب آسمان اول پر ہوت انزوں ہوئے تو ویکھا خضرت آدم علیہ السلام اپنی  
اچھی بُری اولاد کا لین دیسا پوچھا گے اسکار میں ایسا تاریخ ہے اور یوں

فرماتے ہیں۔

بیا بیا کر ترائیک درکشا رکشم | جتنک آمدہ آتم چند استکار کشم

اپ گون سے ملائی ہو گرا سماں دو مر آشیعت لا کے یہاں حضرت  
کھلی علیہ الصلوٰۃ والسلیمان کو فرط خوشی میں جاتیازی گے لئے آمارہ ویکھا تو  
بھی ملے اور مکلا آسمان سوم پر پہنچے حضرت یوسف علیہ السلام اپنی یادِ الفت  
میں گز قدار بھمہ تھن چشمِ استکار کے جب ہی پکو دیکھا اور فرمایا وہ سو ماٹر کا تو یہ کتنا  
غرضی کیا کہ۔ مسو لفظہ

ہاتھرہ و خوبی و باندراں کا ہے	اور کس کا نادر تظری باز لگا ہے
اُن سرخ چشم فون ساراں کا ہے	ہان میری طرف بھی تسلیم لگا ہے

خوبیہ نگردی میں باز ناڑ لگا ہے  
تر بان لگا و تو شوم باز لگا ہے

اوہ کون ہے کہ جسکے نہیں عشق لگتا جودی کرتے اپنے کو نہیں ہے لمر ملا	کل جن رنس ہی حسین ہوت اپنے کو تھک کے صلب پر ہیں فاقع کر دیا
---	--

و زیدہ نگندی بین از تازگا ہے  
تریان نگاہے تو شوم پا زنگا ہے

	چیز تاریکے محبوب کبیرا وجہ تریل آئے واشکس عافیا	پیزندہ من اے مر سخا حق کو دیا صد قے تیارے حساب دواں کوں ہیا
		فڑیدہ نگندی بین از تازگا ہے تریان نگاہے تو شوم پا زنگا ہے
	ہاں ہاں نگہ لطف ہو سکا دو ہیں اے ساتی کوثر فکر کیا را دو ہیں	ہاں پیش کر مر سیدا بارا دو ہیں بیدعہ ہیں بیت لشکر دیارا دو ہیں
		دزیدہ نگندی بین از تازگا ہے تریان نگاہے تو شوم پا زنگا ہے
ا کے بعد ناک چما مر چھرت میٹی کو دیکھا کہ تنا اے دیمار من بقرا من ارہ لیون گر گفتار من ۵		
تک عجھے ویدہ گریان مر جنگتے ملکتے کب تکب ای پار کیا کوئی سیدہ دیکھے		
پاچھوئن آمان چھرت اوریت سے صاحب سلامت ہوئی ناک ششم حضرت مسیحی سے ٹھے ہفتہ پر براہم خلیل اس نظر طائفیاں سے چشم پر داد داد جو بلا نہیں الاتھا جبکی بے نیازی نے کیوں یہی سرشار شوق سے لستہ ان کسر رہ کیا تمہاریں پسور کے لئے خواریں گو ہے جو لالہ بے پاک لبرانے دے اس خوف		

رو آج خصوص کا ویدا چوہے۔ ۵

دہ بسی انہمار خوش کر بیٹے ۶	کیا بسکی ہوتی ہے گلی دل کن۔
-----------------------------	-----------------------------

انقصہ خصوص کو نیجیا نیوالے اصلاح پھلے کہ برلاں برتائیں تھا پر اپ سوار فوج ملائکہ میں

### یہاں ہر کب تاریخ نہ تھا رے گرم مختار - غزل

دی شب کہ میرتی بیان رنگریڈا رامیکھن	اگندہ وہ کامل بیکھڑت زلفت چاہیا پاکھڑن
سلطان خوان میر و گرد خون جو تم سدا	چاپک سواران بیکھڑت تکیں گھن بیکھڑت
بڑی شہر بیعن اور خشد تباہیں مل خبر	ساتی صراحی بیکھڑت ستانہ بیوہ بیکھڑت

یچارہ خسر جستہ لاثون شیخن نہ سودہ است  
غلقہ پشت بیکھڑت اشیوخ شما بیکھڑت

بات کی بات میں خفت آسمان سے گزد کر تمام نظر اُنیں ارنو دلی نجما باتی ملے  
کرتے ہوئے سوہن پتو پتھے جہاں دہم کی حرالی نہ فہم کا گندھ جہریں مل محمد کہر باشے  
جلیل بھی وہاں پیرون رسے

ملکان دیدا ز عدو ملکان رو رور	نا تیلم جہت حصہ آسان دو رور
-------------------------------	-----------------------------

کوئی کیا جانے کہ اوس مقام کو کیا کہتے ہیں خلوت تھیں یا جلوت جلوت کئے  
تو بیجا خلوت کئے تو بھی صحیح اور درست کسی کو کیا خبر کیا اور کیا کیا کیا کیا سنا دیجئے  
درخواست اور جو دیکھا تھا جو اسی میں تھا اسی میں تھا اسی میں تھا اسی میں تھا

جب بیکھرا کیا او سکا بانی والا	کوئن خلوت کی کے رات بہری نیشن
--------------------------------	-------------------------------

من بعد جب مراجعت کا تصدیق اوس مقام کا یہ کہ جہاں سے تشریف لے گئے  
 تھے تو سحر و نیل میں متصل دل فتدی عطا ہوا عقیدہ مکان تباہ قریں  
 اور آئی عمل ہوا تاریخی اے عجیہ ما وحی کا مقصود نہ است آیا۔ کمل مانع  
 الہب و مانع۔ چشم نگریں ہیں لگایا۔ مسالک اُنات نے گنگا کوں امت کا عقدہ  
 پیش کر کے دسوت لیلیک بک نتر خلے پر فیصلہ ٹھیلایا۔ وقت خصوص غلت  
 مبوبی سعد تاج شمشیری کوں و مکان لیکر ہرم والی فرمایا۔ آسمان نہم طے زر اک  
 بخت مرپڑیل کے عقدہ ہے لاصل حل فرمائے۔ چون خشمر پر شری۔ ہے آن  
 بحثہ تغتیر درکریم تدبیسی حاصل کی اوڑھیلے لا جما ب نظر پرین سے آن تاب  
 کر کے سنا یا۔ اس صلی ہیں قافی پہر قب پایا۔ نلکے پنجہ پر جوارہام ہوا میرخ  
 کا خطاب پایا۔ آسمان چارہ رنچور شید تایاں نے نیخ پنور کی ہر ز محبت کا  
 انہما کیا۔ تدبیس پر جراحت کانے کے بدے ہے ہن نیز مفلک کا خطاب پایا۔ نلک سوم  
 پر زہر کو زلط محبت میں رقصان پاکر سرزازی بخشی اور بست کچھہ الفعام عطا فرمایا۔  
 نلک دوسر پر عطاء دنے تھیدہ مشمول ابوصف جو در عطا تحریر کر کے سنا یا اوپر نلک  
 کرایا۔ آسمان اول پر ادھر سلطنتیکم کے خیده ہو کر بال بناہ تام ش سور ہوا  
 جب سلطہ فرش بہر رنچ افراد ہوئے در دیو اور سے بک و سلاست کی وہوم  
 دوہام ہوئی۔ بیت فرم پر عبور گر رہا یا۔ اونتھی بھر و بھر و بھر ہی تھی علی ہعباج الہب  
 مسراج بیا۔ ہزاریا۔ اول بیار غارا بیکر صدیق رحمی اللہ عنہ نے ہستیت یا مائل تما

خلا ب مصلیق کا بکار کیا یا۔ اور الہوجمل نے کندھت کما وہ زندگی شروع ہوا۔

بحدور غوث انبیاء ہر سارے	جمال بیویتہ خداوند
اللہُمَّ صلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا اَبْنَى اَهْمَدَ وَعَلَى اَلٰ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا اَبْنَى اَهْمَدَ كَمَا ذُكِرَ لَهُ وَذُكِرَ لِالذِّكْرِ اَكْفُرُونَ وَصَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا اَبْنَى اَهْمَدَ كَمَا نَعْلَمَ عَنْ ذُكْرِ اَفَقَ وَذُكْرُ الْغَافِلُونَ	

## سلام

عشر اعلیٰ کے تاجدار السلام	امروں عالم کے شہر پا رہا
تپے ہر خوش لاکھہ پا رہا	بھرپڑی تپے رحمتی باری
جس سے ہاتھا تین پیغمبر رہا	کسی آزادا لاعمد بھجو
گلشن حسن کی بیارہا	گلبن بستان محبوبی

ا پنے کشته کا اپنے بیدار کا	لیا جہاں کے خسوار السلام
-----------------------------	--------------------------

اَنْ فِلَتْ بِيَارِسْ هِجَّةُ الصَّبَابِيَّ وَهُرَيْلَى اَرْضِ الْجَنِّ  
 لَكَلْغُرْ سَلَارِيُّ هِرْ وَحَمَّرْ فِيْجِيُّ اَلْبَرِيَّ اَلْحَتَرَرِ

روزخان حضرت محیر ب الحجۃ الگردبے اے با دیکھ	بیوں کارن بھرتو ہی بایدہ تسر رزخوب شام د سحر
بیوں دل اپنے سے تھاں دیدم۔ ایش قلب نہ ایم بھول جیسے ہزار توکریں بیدار کرنا لیوت کی	

## قطعہ مولفہ

بلا کئنکے کو جو اتنا ہو ہو محبوب انگ لو جو بانگنا ہو	کوسکار سے جو دعا ہو پارو ہا تمہارا من کو بیا را
---	--

اللہم صلی علی سیدنا و مولانا محمد نبی صلواۃ تمجیبنا بحاب من جمیع  
 الاموال والآفات و تفھی لنا بھا جمیع الحاجات و نظرہ رئنا بھا  
 من جمیع السیئات و تر فعنہا عینہ عنہ آعلی اللہ رحمات و تبلیغہ  
 بھا آقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیوة و بعد الممات  
 یا ناف على کل شئ قدری و

**ل** **ت** **ب** **ر** **س** **د** **ر**

اللہم صلی علی سیدنا محمد نبی الامی رب ارکن مرسلکم و اکرم و افضل بھا بہر

**قطعہ تاریخ طبع حلم نشی ریاض الدین دارالٹی شخصیں پرشائع کراہیو**

کو خوب ہر طرف سے بہت خوب ہے کو محبوب کو ذکر محبوب سے ہے تو لکھا کم مرغوب یہ محبوب ہے	لکھا شاہ بیدھنے سے لاد حضرت نہ کو کون وظیفہ یہ عشا ق کا جو کو کلکتاری سچ ششماں نے
--	---

## لقریطی

نیتیو طبع حقیقت آگاہ معرفت دستگاہ مجتہد العصر فرماده  
شیخ القدس برادر عکرم اخی معظم تمaj العاشقین راسی اواصلیین عاشق  
خوش اسلوب محظی بمحبوب فرزند شیرالاحضرت  
مولانا المولوی حاجی سید بالظیر شاہ صاحب قادری وامت بکل

کہیں وجہیں جس سے اپنے زمانہ	کہلایا ہے بیدم نے کیا خوب مولہ
غرض ولبری میں ہیں دونوں لگانے	بھی کیا خود پس پ کیا نظر دلکش رہ
کہیں عاشقانہ کہیں حارثانہ	عمارت کو شخصون کو روکتا ہوت
تلکے پر بجا میں لکھ شاہزاد	زین پر کریں درہ معمشاق اسکی
کہیں شمع مغل کہیں نور خانہ	خشخ تبلیں دل اپنے عالم
کسی جا ہو محلہ اسیکافانہ	کہیں بھی ہو محلہ بیان ہے سایکا
اثر ہے کہ رحمت کلے ہے شایانہ	یان ہو کر چادر ہے انوار بجے
اتقانہ سے احباب تھامازیا نہ	کہماختہ نوین کا سپ قلم کو
خدی سے دعائیں گئے بر تیار ب	ابھی وہ بیت کچھ بڑا نہ گے ایمن
کل اوارث ذی الجلال و لیگانہ	اگر کے ہیں رہا آب و دا نہ

رہے بیانیں رے عزیز خواطر  
بخارک ہوا حباب کو یہ تراہ

# تاریخ

تاریخ فکر سلمہ جناب حافظ طبقہ المدشاد صاحب بھر مولانا اس لمحہ الیتنا  
 محمد فدا کر قادری حضیر ابو الحسینی خضرت سید شاہ الجوہریین مدظلہ نامہ  
 احمد توری الملقب پہیا انصاص احباب قادری مارہروی زینت سجادہ بکار

<p>کہ ثانی جب کا عالم ہیں نہیں ہے          یہ ذکر رحمۃ اللہ علیہں ہے          اقب جب کا شفیع المذہبیں عالم ہے          جہاں دیکھا صدایے آفرین ہے          گروہ حاسدان تاریخ حزین ہے          بہ ملک دین کا حصین حصین ہے          کہ وارث اسکا ختم المرسلین ہے          نہادے غیب آئی گیون حزین ہے          کامہدا شاہد یہ ذکر شاہد ہے  <small>۲۱</small>          یہون کارکے نہ آپ کو عالم وحید و عصر          کیا لا بیو اب تظرم ہے کیا بیشال شر          ایاں والے کرتے ہیں جہاں اسکو بڑا          شاہد مجھے تووا پنے مغدر کے کہے ایک          جوستہ کہ میدیا کھلے ہے تو کہا شفیع ہے       </p>	<p>لکھا وہ خضرت بیدم نے میلاد          بیان مولہ خیر الورکے ہے          بیان او سکی ولادت کا ہے اسین          جدہ ہرستا ہوں شور مر جہا ہے          جو ہیں احباب وہ ہیں شاد و فرحان          قیاست تک ہے اسکی فتح و نصرت          اے حاسدے کیا پونچی گا آزار          ہوں تاریخ کی جب نکر محکوم ہو          سن تایف و طیع ازرو نے اعلیٰ          سیکار پاک خضرت بیدم لکھا ہے خوب          سلاک گمراہے یا ک توک ہو شعاع خس          ہے شرش جہت ہیں شور مساوہ رحلام کا          پیرے خفیق خاص نے ذکر نبی کاما          جب نہیں بڑا کار لکھی سال عیسوی       </p>
---	---